الله رب محمد صلیٰ علیه وسلما   نحن عباد محمد صلیٰ علیه وسلما

کریما سعدی

مع اردو حواشی وتسہیل

شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحشیه وتسهیل

ابوالحماد مفتی محمد محبّ النبی رضوی

مہتمم وصدر مدرس جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم

جہانیاں منڈی (خانیوال)

ناشر مکتبہ ضیاء السنہ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان **03066521197**
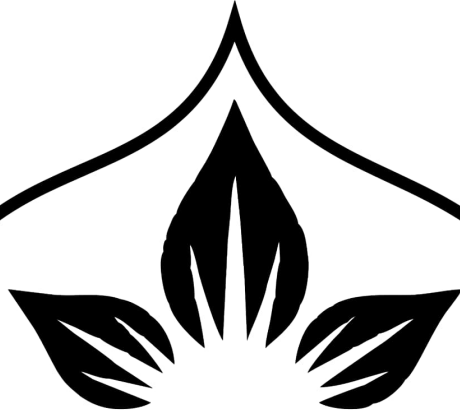
نام کتاب-----------------------کریما سعدی

مصنف---------------شیخ شرف الدین سعدی شیرازی

تصحیح ------------ مولانا ابوالحسنین مفتی محمد فضل رسول رضوی صاحب

شارح--------------- مولانا ابوالحماد مفتی محمد محب النبی رضوی

پروف ریڈنگ-------------------- مولانا محمد قاسم رضوی

باہتمام ---------- صاحبزادہ حافظ محمد حماد رضا رضوی، صاحبزادہ محمد حامد رضا رضوی

کمپوزنگ-----------------------محمد صادق بشیر رضوی

صفحات------------------------------- 24

سن اشاعت--------------------------1444/2023

ناشر------مکتبہ ضیاء السنہ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان 0306-6521197

مُناجات بَدرگاہ مُجِیبُ الدَّعوات (1)

کریما[2] بہ بخشائے بر حالِ ما ‏ ‏ ‏ ‏ کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
ندارِیم[3] غیر از تو فریاد رس ‏ ‏ ‏ ‏ توئی عاصِیاں را خطا بخش و بس
نِگہدار[4] مارا زِ راہِ خطا ‏ ‏ ‏ ‏ خطا درگزار و صوابم نما

در ثنائے پیغمبر ﷺ (1)

زباں[2] تا بود در دہاں جائے گیر ‏ ‏ ‏ ‏ ثنائے محمّد بود دِلپذیر

(1) مناجات: سرگوشی کرنا، آہستہ دعا کرنا۔ ب: میں۔ درگاہ: دربار، بارگاہ۔ مجیب: قبول کرنے والا۔ الدعوات: الدعوۃ کی جمع ہے ،دعائیں۔ترجمہ: دعائیں قبول فرمانے والے کی بارگاہ میں دعا۔ (2) کریما: اے کریم، الف ندائیہ ہے، کریم کسے کہتے ہیں؟ اس میں کئی قول ہیں، ۱: کریم وہ ہے جس کے ہر کام میں انعام واحسان ہواور اس کے ہر کام میں پوشیدہ خیر ملحوظ ہو۔ ۲: جو انعام واحسان کرنے میں اپنا نفع ونقصان پیش نظر نہ رکھے۔ ۳: تھوڑی چیز قبول کر کے اس کا زیادہ معاوضہ دے۔ ۴: جو خود نہ کھائے نہ پیئے لیکن دوسروں کو کھلائے پلائے۔ بہ: باء زائدہ ہے کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے اور شعر کا وزن درست کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔ بخشائے: تو رحم فرما، تو بخشش فرما، صیغہ واحد حاضر فعل امر معروف از بخشودن۔ برحال ما: ہمارے حال پر، حال ما مرکب اضافی ہے حال مضاف، ما مضاف الیہ ہے اردو میں ترجمہ کرتے وقت مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا ترجمہ بعد میں کرتے ہیں اور اگر مرکب اضافی سے پہلے حرف جر ہو تو اس کا ترجمہ مضاف اور مضاف الیہ کے ترجمہ کے بعد کرتے ہیں۔ کہ: کیونکہ، اس لیے کہ۔ ہستم: میں ہوں۔ اسیر: قیدی۔ کمند: پھندا، جال، یہ اصل میں خمند تھا خم بمعنیٰ پیچ اور مند کلمہ نسبت ہے جس کا معنیٰ ہے والا۔ ہوا: حرص، خواہش نفسانی، آرزو، اشتیاق، کمند ہوا میں اضافت بیانیہ ہے۔ترجمہ: اے کریم رحم فرما ہمارے حال پر کیونکہ میں حرص کے جال کا قیدی ہوں۔(3) نداریم: ہم نہیں رکھتے، صیغہ جمع متکلم فعل مضارع منفی معروف از داشتن۔ غیر از تو: تیرے سوا۔ فریادرس: فریاد کو پہنچنے والا، یہ اسم فاعل سماعی ہے جو ایک اسم "فریاد" اور امر "رس" سے مل کر بنا ہے۔ توئی: تو ہی، جب لفظ تو اور یائے خطابی ایک جگہ آئیں تو حصر اور تاکید کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ عاصیاں: گنہگاروں (عاصی کی فارسی جمع ہے) را: اضافت کی علامت ہے۔ خطا بخش: گناہ بخشنے والا، غلطی بخشنے والا، یہ اسم فاعل سماعی ہے جو ایک اسم "خطا" اور امر " بخش " سے مل کر بنا ہے۔" عاصیاں را خطا بخش" میں عاصیاں مضاف الیہ مقدم ہے را اضافت کی علامت ہے اور خطا بخش مضاف مؤخر ہے معنیٰ ہوگا گنہگاروں کی غلطی بخشنے والا۔ و: اور۔ بس: کافی ۔ترجمہ: نہیں رکھتے ہم تیرے سوا فریاد کو پہنچنے والا، تو ہی گنہگاروں کی غلطی بخشنے والا اور کافی ہے۔(4) نگہدار: تو محفوظ رکھ، "نگہدار" یہاں اسم فاعل سماعی نہیں ہے بلکہ "نگہ" مفعول ثانی ہے "دار" کا۔ مارا: ہم کو۔ ز: سے۔ راہ خطا: غلطی کا راستہ، ٹیڑھا راستہ۔ درگزار: معاف فرما۔ صواب: سیدھا راستہ۔ م: مجھے۔ نما: تو دکھا، صیغہ واحد حاضر فعل امر معروف از نمودن۔" صوابم نما " میں نما فعل، میم مفعولِ اول، صواب مفعول ثانی ہے۔ترجمہ: تو محفوظ رکھ ہم کو غلطی کے راستے سے، غلطی معاف فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ (دریکتا میں ہے کہ "راہ خطا" کا مطلب ہے راہ کج اس صورت میں مطلب ہو گا تو محفوظ رکھ ہم کو ٹیڑھے راستے سے)

(1) ترجمہ: پیغمبر ﷺ کی تعریف میں۔(2) زبان: زا کی زبر اور پیش دونوں کے ساتھ درست ہے، ایرانی لہجے میں زبر کے ساتھ معروف ہے۔ تا: جب تک، جس وقت تک۔ بود: ہو۔ دہاں: منہ۔ جائے گیر: جگہ پکڑنے والی، جگہ لینے والی، قائم، برقرار، ثابت، یہ اسم فاعل سماعی ہے۔ محمد: نبی کریم ﷺ کا اسم پاک ہے جس کا معنیٰ ہے "اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْداً بَعْدَ حَمْدٍ" (وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جاتی ہے)۔ دلپذیر: دل پسند، دل کی قبول کی ہوئی، یہ اسم مفعول ترکیبی ہے جو اسم "دل" اور امر "پذیر" سے مل کر بنا ہے۔ترجمہ: زبان جب تک منہ میں قائم ہے محمد ﷺ کی تعریف دل پسند رہے۔

حَبِیبِ(3) خُدَا اَشرفِ اَنبیاء	کہ عرشِ مَجِیدَش بود مُتّکا
سوارِ(4) جہانگیر یَکْرَاں بُراق	کہ بُگذَشت از قصرِ نیلیٔ رَواق

(1) خطاب بہ نفس

چِہِل(2) سال عُمرِ عَزِیزَت گُزُشت	مِزاجِ تُو از حالِ طِفلی نَگَشت
ہَمہ(3) با ہَوا وَ ہَوَس ساختی	دَمے با مَصالِح نہ پَردَاختی

(3) حبیب خدا: اللہ تعالیٰ کے محبوب، خدا اصل میں خدآ تھا(از خود آنے والا) "خود" سے واؤ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا تو یہ خدا ہو گیا، بغیر اضافت کے غیر اللہ پر خدا کا اطلاق درست نہیں ،البتہ اضافت کے ساتھ درست ہے جیسے کدخدا (صاحب خانہ) اشرف انبیاء: تمام انبیاء سے افضل، اشرف اسم تفضیل ہے اس کا معنیٰ ہے بزرگ تر، شریف تر۔ انبیاء نبی کی جمع ہے نبی کا معنی ہے غیب کی خبریں دینے والا۔ عرش: اس کا لغوی معنیٰ ہے تخت، چھت، یہاں اللہ تعالیٰ کا عرش مراد ہے۔ مجید: عزت والا، اعظم، بزرگ، " عرش مجید " مرکب توصیفی ہے معنیٰ ہے بزرگی والا عرش۔ ش: اس کا، یہ شین متکا کا مضاف الیہ ہے۔ متکا: تکیہ گاہ، ٹیک لگانے کی جگہ۔ ترجمہ: خدا کے محبوب تمام انبیاء سے افضل، کہ بزرگی والا عرش انکی تکیہ گاہ ہوا۔(4) سوار جہانگیر: جہان کو پکڑنے والے سوار، جہان کو فتح فرمانے والے سوار، مرکب توصیفی ہے، سوار موصوف، جہانگیر، صفت ہے " جہانگیر " اسم فاعل ترکیبی ہے۔ یکراں براق: تیز رفتار براق، یہ مرکب توصیفی ہے، یکراں، صفت مقدم ہے اور براق موصوف مؤخر ہے۔ یکراں کا مطلب ہے تیز رفتار گھوڑا، عمدہ گھوڑا۔ براق: بضم اول خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا وہ جانور جس پر معراج کی رات حضور نبی کریم ﷺ نے سواری فرمائی۔ بگذشت: گزر گئے، با زائدہ ہے۔ قصر نیلی رواق: نیلی چھت والا محل یعنی آسمان، قصر بمعنیٰ محل نیلی نیل کی طرف منسوب ہے۔ رواق: چھت، چھجہ، قصر موصوف ، نیلی رواق صفت ہے۔ ترجمہ: جہان کو فتح فرمانے والے تیز رفتار براق والے ایسے سوار جو نیلی چھت والے محل سے گزر گئے۔

ترکیب: سوار موصوف، جہانگیر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف۔ یکراں صفت مقدم، براق موصوف مؤخر، موصوف مؤخر صفت مقدم سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف کہ حرف توصیف، ب زائدہ، گذشت فعل با فاعل، از حرف جار قصر موصوف، نیلی رواق صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف (آنحضرت) کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔(1) خطاب: گفتگو، بات چیت۔ بہ نفس: اپنے آپ سے، یہاں نفس نون کے فتحہ اور فا کے سکون کے ساتھ ہے اس کا معنیٰ ہے روح، جان، ذات، اور اگر نون اور فا کے فتحہ کے ساتھ نَفَس ہو تو مطلب ہے سانس ۔ترجمہ: اپنے آپ سے گفتگو(2) چہل سال: چالیس سال، مراد ہے بہت سی عمر۔ عمر: زندگی، عین کے ضمہ اور میم کے سکون کے ساتھ۔ عزیز: پیاری۔ ت: تیری۔ عمر عزیزت تیری پیاری عمر۔ گزشت: گزر گئی ۔ مزاج تو: تیری طبیعت، مزاج کا معنیٰ ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا اور وہ کیفیت جو متعدد چیزوں کے ملانے سے حاصل ہوتی ہے اور وہ سرشت اور کیفیت جو عناصر اربعہ مٹی، ہوا، پانی اور آگ کے امتزاج سے حاصل ہوتی ہے ۔ حال طفلی: لڑکپن کی حالت، بچپن کی حالت، طفل کا معنیٰ ہے آدمی اور حیوان کا نومولود بچہ۔ نگشت: نہ بدلی ۔ترجمہ: چالیس سال تیری پیاری عمر کے گزر گئے، تیری طبیعت بچپن کی حالت سے نہ بدلی ۔(3) ہمہ: تمام اس کا مضاف الیہ عمر محذوف ہے مطلب ہے تمام عمر یا عمر بھر۔ ہوا: حرص، خواہش نفسانی، آرزو۔ ہوس: ہا اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ، حرص۔ ساختی: تو نے موافقت کی۔ دمے: ایک لحہ، ایک ساعت، ایک گھڑی، ایک لحظہ، اس میں یا وحدت کی ہے ۔ با: ساتھ ۔ مصالح: نیکیاں (مصلحت کی جمع ہے)۔ نہ پرداختی: تو مشغول نہ ہوا، صیغہ واحد حاضر فعل ماضی منفی معروف از پرداختن ۔ترجمہ: تمام عمر حرص اور ہوس کے ساتھ تو نے موافقت کی، ایک لحہ نیکیوں کے ساتھ تو مشغول نہ ہوا۔

مَکُن(4) تکیہ بر عُمرِ ناپائیدار	مَباش ایمن از بازیٔ روزگار

(1) در مدحِ کرم

دِلا(2) ہرکہ بِنہاد خوانِ کرم	بُشُد نامدارِ جہانِ کرم
کرم(3) نامدارِ جہانت کُند	کرم کامگارِ امانت کُند
وَرائے(4) کرم در جہاں کار نیست	وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
کرم(5) مایۂ شادمانی بود	کرم حاصلِ زندگانی بود
دلِ(6) عالمے از کرم تازہ دار	جہاں را زِ بخشش پُر آوازہ دار
ہمہ(7) وقت شو در کرم مُستقیم	کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم

(1) در صفتِ سخاوت

سخاوت(2) کُند نیک بخت اِختیار	کہ مَرد از سخاوت شود بختیار

(4) مکن : تو نہ کر، صیغہ واحد حاضر فعل نہی معروف از کردن۔ تکیہ: بھروسہ، اعتماد۔ عمرِ ناپائدار: فانی زندگی، ہمیشہ نہ رہنے والی زندگی، مرکب توصیفی ہے۔ مباش: تو نہ ہو، صیغہ واحد حاضر فعل نہی معروف از بودن۔ ایمن: بے خوف، نڈر۔ بازیٔ روزگار: زمانے کی گردش، یہ مرکب اضافی ہے بازی بمعنیٰ کھیل، گردش، مضاف ہے، روزگار بمعنیٰ زمانہ مضاف الیہ ہے۔ فائدہ۔ جب مضاف کے آخر میں یا ہو تو مضاف کے آخر میں ہمزہ مکسورہ بڑھا دیتے ہیں۔ ترجمہ : نہ کر بھروسہ فانی زندگی پر، نہ ہو بے خوف زمانے کی گردش سے۔ (1) مدح : تعریف۔ کرم: بخشش، فیاضی۔ ترجمہ: کرم کی تعریف میں۔ (2) دلا: اے دل۔ ہرکہ: جس نے۔ بنہاد: رکھا، با زائدہ ہے نہاد صیغہ واحد غائب فعل ماضی معروف از نہادن۔ خوان کرم: کرم کا دسترخوان۔ نامدار: مشہور، سردار۔ جہان کرم: کرم کا جہان۔ ترجمہ: اے دل جس نے کرم کا دسترخوان بچھایا، وہ کرم کے جہان میں مشہور ہو گیا۔ (3) کرم: یہ کند کا فاعل ہے۔ نامدار: مشہور، سردار، نامدار جہانت میں نامدار مضاف، جہاں مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر کند کا مفعول ثانی اور تا ضمیر مفعول اول ہے۔ کند: کرے گا۔ کامگار: کامیاب۔ امان: پناہ، امن، بعض نسخوں میں امانت کی جگہ "زمانت" ہے۔ ترجمہ: کرم تجھے جہان کا سردار کرے گا (کرم تجھے جہان میں مشہور کرے گا)، کرم تجھے امن میں کامیاب کرے گا۔ (4) ورائے کرم: کرم سے بڑھ کر، کرم کے سوا۔ کار: کام، اس کے بعد یائے تنکیر محذوف ہے تو معنیٰ ہوگا کوئی کام۔ نیست: نہیں ہے۔ وزیں: اور اس سے، اصل میں "واز ایں" ہے واؤ عاطفہ بمعنیٰ اور، از حرف جار بمعنیٰ سے، ایں اسم اشارہ بمعنیٰ اس، مشار الیہ کرم ہے۔

گرم تر: پسندیدہ، زیادہ بارونق۔ ہیچ: کوئی۔ ترجمہ: کرم سے بڑھ کر جہان میں کوئی کام نہیں ہے، اور اس سے زیادہ بارونق کوئی بازار نہیں ہے۔ (5) مایہ: سرمایہ، اصل ومادہ ہے۔ شادمانی: خوشی، اس کے آخر میں یا مصدریت کی ہے۔ حاصل: نفع، نتیجہ، خلاصہ، ثمرہ، نچوڑ۔ زندگانی: زندگی۔ ترجمہ: کرم خوشی کا سرمایہ ہے، کرم زندگی کا خلاصہ (نچوڑ) ہے۔ (6) دلے عالمے: تمام جہان کا دل، مرکب اضافی ہے۔ تازہ: خوش۔ دار: رکھ۔ پرآوازہ: پر شہرت، شہرت سے بھرا ہوا۔ ترجمہ: تمام جہان کا دل کرم سے خوش رکھ، جہان کو بخشش سے پر شہرت رکھ۔ (7) ہمہ وقت: ہر وقت، ہمیشہ۔ شو: تو ہو، صیغہ واحد حاضر فعل امر معروف از شدن۔ مستقیم: ثابت قدم۔ آفرینندۂ جاں: جان کو پیدا کرنے والا، مراد ہے اللہ تعالیٰ، مرکب اضافی ہے، آفریننده صیغہ واحد اسم فاعل از آفریدن۔ فائدہ: اگر مضاف کا آخری حرف ہائے مختفی ہو تو مضاف کے آخر میں ہمزہ مکسورہ بڑھا دیتے ہیں۔ ترجمہ: ہر وقت کرم میں ثابت قدم رہ، کیونکہ جان کو پیدا کرنے والا کریم ہے۔ (1) ترجمہ: سخاوت کی تعریف میں۔ کرم اور سخاوت میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ کرم عام ہے، سخاوت اس کا ایک اعلیٰ فرد ہے۔ سخاوت کا مطلب ہے نعمت سے دوسروں کو حصہ دینا۔ (2) نیک بخت : خوش قسمت، خوش نصیب۔ اختیار : پسند کرنا، اپنانا۔ بختیار: نصیبہ ور، قسمت والا، بخت کا مددگار، بختیار میں ترکیب مقلوب ہے اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ خود سخی نصیب اور بخت کا مددگار ہوتا ہے، یہ کمال مبالغہ پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بخت اور نصیب سخی کا مددگار رہتا ہے۔ ترجمہ: سخاوت کو کرتا ہے خوش قسمت اختیار، کیونکہ آدمی سخاوت سے قسمت والا ہوتا ہے۔

بلُطف[3] و سخاوت جہانگیر باش — در اِقلیمِ لُطف و سخا مِیر باش
سخاوت[4] بود کارِ صَاحِبدِلاں — سخاوت بود پیشہ مُقبِلاں
سخاوت[5] مِسِ عیب را کیمیاست — سخاوت ہمہ دردہا را دواست
مَشو[6] تا تُواں از سخاوت بَری — کہ گُوئے بِہِی از سخاوت بَرِی

در مَذَمَّتِ بخیل[1]

اگر[2] چَرخ گردد بکامِ بخیل — ورُ اِقبال باشد غُلامِ بخیل

(3) بلطف وسخاوت: مہربانی اور سخاوت سے، باسببیت اور استعانت کی ہے ۔جہانگیر: جہان کو پکڑنے والا ، جہان کو فتح کرنے والا۔اِقلیم: ولایت، ملک، اقلیم کسرہ کے ساتھ ہے فتحہ کے ساتھ پڑھنا غلط ہے اس کی جمع اَقالیم ہے۔زمین کا ایک چوتھائی حصہ جو پانی سے باہر ہے اس کو ربع مسکوں کہتے ہیں پھر ربع مسکوں کے سات حصے ہیں ان میں سے ہر حصہ کو اِقلیم کہتے ہیں اور ہر حصہ ایک سیارہ کی طرف منسوب ہے جس کو ان اشعار میں بیان کیا گیا ہے ۔۔ع " ملک ہر سیارہ کردم نظم بہر دوستاں ،مشتری چین ترک مریخ و زحل ہندوستان ،روم را میداں عطارد بلخ را باشد قمر ،ماوراء النہر زہرہ بر خراسان شمس داں "۔یعنی ۱: چین، مشتری کی طرف۔ ۲: ترکستان، مریخ کی طرف ۔۳ : ہندوستان ، زحل کی طرف۔ ۴ :روم ، عطارد کی طرف۔ ۵ : بلخ ،قمر کی طرف ۔۶ : ماوراء النہر یعنی توران ، زہرہ کی طرف۔ ۷ : خراسان یعنی ایران، شمس کی طرف منسوب ہے۔میر: سردار ۔ ترجمہ : مہربانی اور سخاوت سے جہان کو فتح کرنے والا ہو ،مہربانی اور سخاوت کے ملک میں سردار ہو۔(4) کار : کام۔ صاحبدلاں : دل والے، اولیاء کرام، وہ لوگ جنکے دل یادالہی سے زندہ ہوں ۔ (صاحب دل کی جمع ہے ، صاحب دل مرکب اضافی ہے یہاں مضاف صاحب کے آخر میں کسرہ نہ پڑھنا فصیح ہے) پیشہ : ہنر ،کام ، دھندا۔ مقبلاں : مقبل کی جمع ہے صاحب اقبال ، نیک بخت ۔ ترجمہ: سخاوت دل والوں کا کام ہے، سخاوت نیک بختوں کا پیشہ ہے۔ (5) مس عیب را : تانبے جیسا عیب، یہاں اضافت تشبیہی ہے ۔ اضافت تشبیہی میں مشبہ بہ کو مشبہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے۔ یہاں مِس بمعنیٰ تانبا ، مشبہ بہ اور مضاف ہے، عیب مشبہ ہے اور مضاف الیہ۔ کیمیا: وہ چیز جو تانبے کو سونا بنا دے، سونا بنانے کی صفت، یہاں پہلا معنیٰ ہے "مس عیب را کیمیا " میں کیمیا مضاف، مس مضاف الیہ مضاف، عیب مضاف الیہ، را علامت اضافت ہے۔ درد ہا: دردوں (درد کی جمع ہے)ہمہ درد ہا سے دنیا و آخرت کے تمام درد اور تکلیفیں مراد ہیں" ہمہ درد ہا را دوا" میں ہمہ درد ہا مضاف الیہ مقدم، را علامت اضافت، دوا مضاف مؤخر ہے۔ ترجمہ: سخاوت تانبے جیسے عیب کیلیے کیمیا ہے، سخاوت تمام دردوں کی دوا ہے ۔ فائدہ: جس کلمہ کے آخر میں ہائے مختفی ہو اس کے بعد است آجائے تو است کے الف کو لکھتے ہیں جیسے زید بندہ است، اس کے علاوہ اگر کوئی دوسرا حرف ہو تو است کا الف نہیں لکھتے جیسے کیمیاست۔ (6) مشو: تو نہ ہو ۔ تاتُواں: جب تک ہو سکے، تُواں تا کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ بری: با کے فتحہ کے ساتھ بیزار۔ گوئے بِہی: بہتری کی گیند، مرکب اضافی ہے، گوئے واؤ معروف کے ساتھ ہے اس کا معنیٰ ہے گیند جس کے ساتھ بچے کھیلتے ہیں، بہی با اور ہا کے کسرہ کے ساتھ اس کا معنیٰ ہے بہتری، ترقی، اچھائی، صحت ، دولت، تندرستی، یہاں معنیٰ ہے بہتری ، اچھائی۔ بری : تو لے جائے گا ، با کے فتحہ کے ساتھ ، صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از بُردن ، اس کا مضارع بَرَدْ با کے فتحہ کے ساتھ ہے ۔ترجمہ : تو نہ ہو جب تک ہو سکے سخاوت سے بیزار، کیونکہ بہتری کی گیند سخاوت سے تو لے جائے گا ۔(1) مَذَمَّتْ : برائی (میم اور ذال کے فتحہ کے ساتھ) بخیل : جس میں بخل والی صفت پائی جائے اور بخل یہ ہے کہ شرعی یا اخلاقی ضرورت کے باوجود خرچ نہ کرنا (بعض نسخوں میں بخیل کی جگہ بخل کا لفظ ہے) ترجمہ : بخیل کی برائی میں ۔(2) چرخ : آسمان (چ کے فتحہ کے ساتھ) چرخ کے کئی معانی ہیں مثلاً ہر گھومنے والی چیز، کنویں کے اوپر لگنے والی چرخی، کرتے کا گریبان، رقص۔ گردد : گھومے ، پھرے ، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گردیدن ۔ بکام : مقصد کے موافق ۔با حرف جار بمعنیٰ موافق ، کام مقصد، مراد۔ وَرُ : اور اگر، اصل میں وَاَرُ تھا، اور اَرُ اصل میں اگر تھا ۔اقبال : بخت ، نصیبہ ۔خوش نصیبی ، کسی شخص کی طرف دولت کا آنا۔ترجمہ: اگر آسمان گھومے بخیل کے مقصد کے موافق، اور اگر بخت غلام ہو بخیل کا۔

وگر(3) در کفش گنجِ قاروں بود	وگر تابِعَش رُبعِ مسکوں بود
نیرزد(4) بخیل آنکہ نامش بری	وگر روزگارش کند چاکری
مکُن(5) اِلتِفاتے بمالِ بخیل	مَبر نامِ مال و منالِ بخیل
بخیل(6) اَرْ بود زاہِدِ بَحر و بَر	بہشتی نباشد بحکمِ خبر
بخیل(7) اَرچہ باشد تونگر بمال	بخواری چو مُفلس خورد گوشمال
سخیاں(8) زِ اَموال بَر می خورند	بخیلاں غمِ سیم و زرمی خورند

(3) کفش: مرکب اضافی ہے، کف کا معنیٰ ہے ہتھیلی یہاں ہاتھ مراد ہے، ش: بمعنیٰ اس کا واحد غائب کی ضمیر ہے، اس کا مرجع بخیل ہے۔ گنج قاروں: قارون کا خزانہ، گنج گاف کے فتح کے ساتھ بمعنیٰ خزانہ، مال کثیر، قارون سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا امیر ترین آدمی تھا بارگاہ رسالت کا گستاخ اور زکوۃ کا منکر تھا، قرآن پاک کے بیسویں پارے میں اس کا ذکر ہے۔ تابع: فرمانبردار، پیرو۔ ربع مسکوں: چھوتھائی آباد حصہ، یعنی تمام دنیا، یہ مرکب توصیفی ہے ربع بمعنیٰ چوتھائی موصوف، مسکوں بمعنیٰ سکونت کی گئی صفت ہے، قدیم حکماء کے نزدیک زمین کا چوتھائی حصہ آباد ہے اور زمین کے تین حصے غیر آباد ہیں۔ ترجمہ: اور اگر اس کے ہاتھ میں قارون کا خزانہ ہو، اور اگر اس کے تابع تمام دنیا ہو۔ فائدہ: فارسی میں عموماً مضاف کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے لیکن چند مقام ایسے ہیں جہاں مضاف کے آخر میں کسرہ نہیں پڑھتے ان میں سے ایک اضافت مقلوب ہے (جہاں مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہو) جیسے جہان شاہ، دوسرا یہ کہ جہاں ضمیر مجرور متصل ش، ت، م، مضاف الیہ ہو اس مقام پر مضاف کے آخر فتحہ پڑھیں گے جیسے کفش، تابش، پدرت، پدرم۔ تیسرا یہ کہ جہاں مضاف الیہ کے آخر اضافت کی علامت "را" ہو خواہ مضاف الیہ مضاف کے ساتھ متصل ہو، خواہ فاصلے سے ہو، خواہ آگے ہو، خواہ پیچھے جیسے غلام زیدرا، زیدرا غلام وغیرہ، اس کے علاوہ بعض ایسے الفاظ ہیں جہاں مضاف کے آخر سے کسرہ کو حذف کرنا جائز ہے جیسے لفظ صاحب اور سر مثلاً صاحبدل، سرخیل ان دونوں لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا فصیح ہے۔ (4) نیرزد: لائق نہیں، صیغہ واحد غائب فعل مضارع منفی معروف از ارزیدن۔ فائدہ: جس فعل کے شروع میں الف ہو اس پر جب ب، م، ن داخل ہوتے ہیں تو اسکا الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے ارزد سے نیرزد۔

بری: تو لے، صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از بردن۔ روزگار: زمانہ۔ چاکری: نوکری۔ ترجمہ: نہیں لائق بخیل اس کے کہ اس کا نام تو لے، اور اگر زمانہ اسکی نوکری کرے۔ (5) مکن: تو نہ کر۔ التفاتے: تھوڑی سی توجہ، التفات کا مطلب ہے آنکھ کے گوشہ سے دیکھنا اس کے آخر میں یا تحقیر و تقلیل کی ہے۔ مبر: تو نہ لے، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از بردن۔ مال ومنال: مال و اسباب، مال کو مال اس لیے کہتے ہیں کہ انسان کی طبیعت اس کی طرف مائل ہوتی ہے، منال میم کے فتحہ کے ساتھ گھر کے سامان کو کہتے ہیں۔ ترجمہ: تو نہ کر تھوڑی سے توجہ بخیل کے مال کی طرف، تو نہ لے نام بخیل کے مال و اسباب کا۔ (6) ار: اگرچہ۔ زاہد: عبادت گزار، یہ زُہد سے اسم فاعل کا صیغہ ہے مطلب ہے زہد کرنے والا، جس میں زہد والی صفت پائی جائے اور زُہد کا مطلب ہے خلاف رغبت کرنا، دنیا کی رغبت کو چھوڑ کر آخرت کی طرف رغبت کرنا۔ بحر و بر: تری و خشکی، بحر با کے فتحہ کے ساتھ اور حا کے سکون کے ساتھ سمندر، دریا، بر: جنگل، بیابان۔ بہشتی: جنتی۔ بحکم خبر: حدیث پاک کے حکم کے مطابق، با حرف جار بمعنیٰ مطابق، موافق ہے۔ ترجمہ: بخیل اگرچہ عبادت کرنے والا ہو سمندر اور خشکی میں، جنتی نہیں ہوگا حدیث پاک کے حکم کے مطابق۔ (7) ارچہ: اگرچہ۔ تونگر: دولت مند۔ خواری: ذلت، رسوائی۔ مفلس: محتاج، نادار، غریب، جس کے پاس مال نہ ہو، یہ افلاس سے اسم فاعل ہے اس میں سلب کی خاصیت ہے یعنی روپیہ پیسہ نہ رکھنے والا۔ خورد: کھاتا ہے، برداشت کرتا ہے۔ گوشمال: سزا۔ ترجمہ: بخیل اگرچہ دولت مند ہو مال کے ساتھ، ذلت سے غریب کی طرح سزا برداشت کرتا ہے۔

(8) اموال: مال کی جمع، مالوں۔ بر: پھل۔ می خورند: کھاتے ہیں۔ سیم و زر: چاندی اور سونا۔ ترجمہ: سخی مالوں سے پھل کھاتے ہیں، بخیل چاندی اور سونے کا غم کھاتے ہیں۔

درصفت تواضع [1]

دلا [2] گر تواضع کنی اِختیار	شود خلقِ دنیا تُرا دوست دار
تواضع [3] زیادت کند جَاہ را	کہ از مِہر پرتَو بود ماہ را
تواضع [4] بود مَایۂ دوستی	کہ عالی بود پایۂ دوستی
تواضع [5] کند مَرد را سَرفراز	تواضع بود سَروراں را طِراز
تواضع [6] کند ہرکہ ہست آدمی	نہ زیبد زِ مَرُدم بجُز مردمی
تواضع [7] کند ہوش مندِ گزیں	نہد شاخِ پُرمیوہ سربر زمیں
تواضع [8] بود حُرمت افزائے تو	کند در بَہشتِ بریں جائے تو
تواضع [9] کلیدِ درِ جنّت ست	سَرافرازی و جاہ را زِینت ست

(1) ترجمہ: عاجزی کی تعریف میں۔(2) دلا: اے دل۔ گر: اگر۔ تواضع: عاجزی۔ اختیار: پسند کرنا، چن لینا۔ خلق دنیا: دنیا کی مخلوق، دنیا دُنُوّ سے مشتق ہے جس کے معنی قریب کے ہیں چونکہ دنیا آخرت کی بہ نسبت انسان کے قریب ہے اس لیے اسے دنیا کہتے ہیں۔ ترا دوستدار: تجھے دوست رکھنے والی، (دوستدار اسم فاعل سماعی ہے) تا واحد حاضر کی ضمیر مضاف الیہ مقدم، را علامت اضافت اور دوستدار مضاف مؤخر ہے۔ ترجمہ: اے دل اگر عاجزی تو کرے اختیار، ہوگی دنیا کی مخلوق تجھے دوست رکھنے والی۔(3) زیادت: زیادہ۔ جاہ: مرتبہ، قدر و منزلت۔ کہ: مثالیہ ہے یا تعلیلیہ، اگر مثالیہ ہو تو معنیٰ ہوگا جسطرح کہ، جیسا کہ، اگر تعلیلیہ ہو تو معنیٰ ہوگا کیونکہ، اس لئے کہ۔ مِہر: سورج (میم کے کسرہ کے ساتھ)۔ پرتو: عکس، روشنی (پ اور ت کے فتحہ کے ساتھ)۔ ماہ: چاند۔ترجمہ: عاجزی زیادہ کرتی ہے مرتبے کو، جیسے سورج سے چاند کو روشنی ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ چاند ابتدائی تاریخوں میں خمیدہ اور جھکا ہوا ہوتا ہے گویا تواضع اور عاجزی کر رہا ہے اسکی اس عاجزی کے سبب سے اسے سورج سے روشنی حاصل ہوتی ہے تو وہ چند ہی روز میں ماہِ کامل بن جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ عاجزی کمال کا ذریعہ ہے۔(4) مایہ: پونجی، متاع۔ کہ: بمعنیٰ واؤ عاطفہ (اور)۔ عالی: بلند، اونچا۔ پایہ: مرتبہ، درجہ، رتبہ۔ ترجمہ: عاجزی سرمایہ ہے دوستی کا، اور (اس سے) بلند ہوتا ہے مرتبہ دوستی کا (5) سرفراز: سربلند۔ سروراں: سرداروں۔ طراز: زیب و زینت (طا کے کسرہ کے ساتھ) ترجمہ: عاجزی کرتی ہے آدمی کو سربلند، عاجزی سرداروں کے لیے زینت ہے۔(6) آدمی: اس کے آخر میں یا نسبت کی ہے مطلب ہے منسوب بہ آدم یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد۔ نہ زیبد: زیب نہیں دیتی، صیغہ واحد غائب فعل مضارع منفی معلوم از زیبیدن۔ مردم: مرد، انسان، واحد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے۔ مردمی: انسانیت، مروت۔ ترجمہ: عاجزی کرتا ہے جو کہ آدمی ہے، زیب نہیں دیتی آدمی سے سوائے انسانیت کے۔(7) ہوش مند گزیں: برگزیدہ عقلمند، مقبول عقلمند، مرکب توصیفی ہے ہوشمند موصوف ہے جو کہ ہوش (بمعنیٰ دانائی، زیرکی) اور مند (بمعنیٰ والا، صاحب) سے مرکب ہے۔ گزیں اسکی صفت ہے یہ گزیدن سے امر ہے یہاں برگزیدہ اور مقبول کے معنیٰ میں ہے۔ نہد: رکھتی ہے۔ شاخ پرمیوہ: میوے سے بھری ہوئی شاخ، مرکب توصیفی ہے۔ ترجمہ: عاجزی کرتا ہے برگزیدہ عقلمند، رکھتی ہے میوے سے بھری ہوئی شاخ سرزمین پر۔(8) حرمت افزا: عزت زیادہ کرنے والی، اسم فاعل سماعی ہے۔ بہشت بریں: بلند بہشت، مرکب توصیفی ہے، بہشت موصوف بریں (بمعنیٰ بلند، برتر) صفت۔ جائے تو: تیری جگہ، مرکب اضافی ہے، جا مضاف، تو مضاف الیہ۔ فائدہ: اگر مضاف کا آخری حرف الف یا واؤ ہو تو مضاف کے آخر میں یائے مجہول بڑھا دیتے ہیں مثلاً خدائے تو، بوئے گل۔ ترجمہ: عاجزی ہوگی تیری عزت زیادہ کرنے والی، کرے گی بلند بہشت میں تیری جگہ۔(9) کلید: چابی، کنجی، (کاف اور لام کے کسرہ کے ساتھ)۔ درِ: دروازہ۔ سرافرازی: سربلندی۔ جاہ: مرتبہ، قدر و منزلت۔ زینت: سجاوٹ، آرائش و زیبائش۔ ترجمہ: عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے، سربلندی اور مرتبے کیلئے زینت ہے۔

کسے[10] را کہ گردن کشی در سرست	تواضع ازو یافتن خوش ترست
کسے[11] را کہ عادت تواضع بود	زِجاہ و جلالش تمتُّع بود
تواضع[12] عَزِیزَتْ کند در جہاں	گرامی شوی پیشِ دلہا چو جاں
تواضع[13] مَدَار از خَلَائِقْ دِرِیغ	کہ گردن ازاں برکشی ہمچو تیغ
تواضع[14] زگردن فرازاں نکوست	گدا گر تواضع کند خُوئے اوست

درمذمّتِ تکبُّر[1]

تکبُّر[2] مکن زِینہار اے پِسر	کہ روزے زدستش در آئی بسر
تکبر[3] ز دانا بُوَدْ ناپَسَنْد	غریب آید اِیں مَعْنیٰ از ہوشمند
تکبر[4] بود عادت جاہِلاں	تکبر نیاید ز صَاحِبْدلاں

(10) گردن کشی: تکبر۔ یافتن: پانا۔ خوش تر: بہت اچھا، بہت بہتر۔ ترجمہ: جوشخص کہ تکبر اس کے سر میں ہے، عاجزی کا اس سے پانا بہت بہتر ہے۔ ترکیب: "کسے را کہ گردن کشی در سرست" کی اصل اس طرح ہے "کسیکہ گردن کشی در سر اوست" سر مضاف او ضمیر، مضاف الیہ ہے مضاف الیہ کو حذف کر کے موصول کسے کو اس کا مضاف الیہ قرار دے دیا اب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان فاصلہ آجانے کی وجہ سے اضافت کی علامت را مضاف الیہ کے آخر میں لگادی تو یہ "کسے را کہ گردن کشی در سرست" ہوگیا، اب ترکیب اس طرح ہوگی گردن کشی مبتدا، در جار، سر مجرور، جار مجرور ثابت کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملکر مبتدا، دوسرا مصرع اسکی خبر ہے۔ دوسری ترکیب کسے اسم موصول، کہ صلہ کے لیے، است فعل ناقص، گردن کشی اسم فعل ناقص، در جار، سر مضاف، او مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار با مجرور متعلق حاصل محذوف کے، حاصل مع متعلق خبر فعل ناقص، فعل ناقص مع اسم و خبر جملہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول مع صلہ مبتدا تواضع یافتن مصدر مرکب اپنے متعلق ازو سے مل کر مبتدا خوش تر خبر است رابطہ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (11) عادت: خصلت، طبیعت۔ جلال: بزرگی۔ ش: بمعنیٰ اُورا (اس کو)۔ تمتع: نفع۔ ترجمہ: جس شخص کی عادت عاجزی ہو، مرتبے اور بزرگی سے اس کو نفع ہوگا۔ (12) عزیز: عزت والا، پیارا، غالب، یہ کند کا مفعول ثانی ہے۔ ت: بمعنیٰ اترا (تجھے)، یہ کند کا مفعول اول ہے۔ گرامی: بہت بزرگ، معزز۔ شوی: تو ہوگا، صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از شدن۔ پیش دلہا: دلوں کے سامنے۔

ترجمہ: عاجزی تجھے عزیز (عزت والا) کرے گی جہان میں، تو بزرگ ہوگا دلوں کی سامنے جان کی طرح۔ (13) مدار: تو نہ رکھ، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از داشتن۔ خلائق: مخلوقات، خلیقۃ کی جمع ہے۔ دریغ: دور، افسوس (دال اور را کے کسرہ کے ساتھ)۔ برکشی: تو بلند کرے گا، تو کھینچے گا، صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از برکشیدن۔ تیغ: تلوار۔ ترجمہ: عاجزی کو تو نہ رکھ مخلوقات سے دور، کیونکہ گردن اس سے تو بلند کرے گا (کھینچ لے گا) تلوار کی طرح۔ (14) گردن فرازاں: بلند گردن والے، سرداروں، متکبروں، گردن فراز کی جمع ہے۔ نکو: اچھی، بہتر، خوب۔ گدا: فقیر، بھکاری، منگتا۔ گر: اگر۔ خو: عادت۔ ترجمہ: عاجزی بلند گردن والوں سے خوب ہے، فقیر اگر عاجزی کرے اس کی عادت ہے۔ (1) تکبر: اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا۔ ترجمہ: تکبر کی برائی میں۔ (2) زینہار: ہرگز۔ اے پسر: اے بیٹے، اے لڑکے۔ روزے: ایک دن۔ زدستش: اس کے ہاتھ سے مراد ہے اس کے سبب سے۔ درآئی بسر: تو سر کے بل گرے گا۔ ترجمہ: تکبر نہ کر ہرگز اے لڑکے، کہ ایک دن اس کے ہاتھ سے تو سر کے بل گرے گا۔ (3) دانا: عقلمند، جاننے والا، دانستن سے اسم فاعل سماعی ہے۔ ناپسند: جو پسند نہ ہو۔ غریب: عجیب، نادر، کم، تعجب انگیز۔ آید: آتی ہے یہاں واقع شود کے معنیٰ میں ہے یعنی واقع ہوتی ہے۔ ایں معنی: یہ بات یعنی تکبر۔ ہوشمند: عقلمند، صاحب ہوش۔ ترجمہ: تکبر عقلمند سے ہوتا ہے ناپسند، کم واقع ہوتی ہے یہ بات عقلمند سے۔ (4) عادت: خصلت، طبیعت۔ جاہلاں: جاہل کی جمع ہے بے علم، ان پڑھ، نادان، بعض اوقات جاہل سے کافر بھی مراد ہوتا ہے۔ نیاید: نہیں آتا۔ صاحبدلاں: دل والے، اہل باطن۔ ترجمہ: تکبر عادت ہے جاہلوں کی، تکبر نہیں آتا دل والوں سے۔

تکبر[5] عَزَازِیل را خوار کرد ‏ ‏ بَزِندانِ لعنت گرفتار کرد

کسے[6] را کہ خصلت تکبر بود ‏ ‏ سَرَش پُر غُرُور از تصوُّر بود

تکبر[7] بود مایۂ مُدبری ‏ ‏ تکبر بود اَصلِ بد گوہری

چو دانی[8] تکبر چرا می کنی؟ ‏ ‏ خطا می کنی و خطا می کنی

در فضیلتِ علم[1]

بنی[2] آدم از علم یابد کمال ‏ ‏ نہ از حشمت و جاہ و مال و مَنال

چو شمع[3] از پئے علم باید گداخت ‏ ‏ کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

خرد[4] مند باشد طلبگارِ علم ‏ ‏ کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم

کسے[5] را کہ شد در اَزَل بخت یار ‏ ‏ طلب کردنِ علم کرد اِختیار

طلب[6] کردنِ علم شد بر تو فرض ‏ ‏ دِگر واجب ست از پیش قطعِ اَرض

برو[7] دامنِ علم گیر استوار ‏ ‏ کہ علمت رساند بدارُالقرار

(5) عزازیل: شیطان کا نام ہے۔ خوار: ذلیل، رسوا۔ زندان: قیدخانہ۔ لعنت: خدا کی رحمت سے دوری۔ گرفتار: قید۔ ترجمہ: تکبر نے عزازیل کو ذلیل کیا، لعنت کے قید خانے میں گرفتار کیا۔ (6) خصلت: عادت۔ پر غرور: غرور سے بھرا ہوا، فریب سے بھرا ہوا، غرور غین اور را کے ضمہ کے ساتھ ہے، فریب۔ تصور: خیال، مراد ہے فاسد خیال۔ ترجمہ: وہ شخص کہ تکبر جس کی عادت ہے، اس کا سر فاسد خیال کی وجہ سے فریب سے پر رہتا ہے۔ (7) مایہ: پونجی، مال، متاع۔ مدبری: بدبختی (اس میں یا مصدری ہے) اصل: جڑ، بنیاد۔ بدگوہری: بدذاتی (اس میں یا مصدری ہے)۔ ترجمہ: تکبر پونجی ہے بدبختی کی، تکبر جڑ ہے بدذاتی کی۔ (8) چو: جب۔ دانی: تو جانتا ہے۔ چرا: کیوں، کس لیے (حرف استفہام ہے) می کنی: تو کرتا ہے۔ خطا: غلطی۔ ترجمہ: جب تو جانتا ہے تکبر کیوں کرتا ہے؟، تو غلطی کرتا ہے اور تو غلطی کرتا ہے (یہ تکرار تاکید کیلئے ہے کہ بیشک تو غلطی کرتا ہے)۔ (1) فضیلت: بزرگی۔ ترجمہ: علم کی فضیلت میں۔ (2) بنی آدم: آدم علیہ السلام کی اولاد، انسان، یہ اصل میں بنین آدم تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا تو بنی آدم ہو گیا، بنین بن بمعنیٰ بیٹا کی جمع ہے۔ یابد: پاتی ہے۔ کمال: بزرگی، تمام ہونا۔ حشمت: دبدبہ، شان وشوکت۔ جاہ: مرتبہ، قدر ومنزلت۔ مال ومنال: مال واسباب۔ ترجمہ: اولاد آدم (بنی نوع انسان) علم سے پاتی ہے کمال، نہ دبدبے اور مرتبے اور مال واسباب سے۔ (3) چو: طرح، مثل۔ شمع: موم بتی، شمع شین اور میم کے فتحہ کے ساتھ موم کے معنیٰ میں ہے میم کے سکون کے ساتھ اس چیز کے معنیٰ میں مستعمل ہے جو موم وغیرہ سے بنی ہوتی ہے اور اسے روشن کیا جاتا ہے جسے فارسی میں شمّالہ کہتے ہیں اور یہ مجاز ہے تسمیۃ الشی باسم المادہ کے قبیلہ سے ہے۔ از پئے علم: علم کے واسطے، علم کیلئے۔ باید گداخت: پگھلنا چاہیے، گداخت یہاں مصدر گداختن کے معنیٰ میں ہے، کیونکہ ماضی کا لفظ جب باید، شاید تواں اور انکے امثال کے بعد واقع ہو تو مصدری معنیٰ مراد ہوتے ہیں۔ شناخت: پہچان۔ ترجمہ: شمع کی طرح علم کے لئے پگھلنا چاہیے، کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانا جاسکتا۔ (4) خرد مند: عقلمند۔ طلبگار: طلب کرنے والا، طالب، (اسم فاعل سماعی ہے)۔ گرم: یعنی پر رونق۔ پیوستہ: ہمیشہ۔ ترجمہ: عقلمند ہوتا ہے علم کا طلب کرنے والا، کیونکہ پر رونق ہے ہمیشہ علم کا بازار۔ (5) اَزَل: وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو، ہمیشہ، علم الٰہی (الف اور زا کے فتحہ کے ساتھ)۔ بخت: نصیب، قسمت۔ یار: مددگار۔ طلب کردن علم: علم کا طلب کرنا۔ ترجمہ: جس شخص کا ازل میں ہوا نصیب مددگار، علم کا طلب کرنا اس نے کیا اختیار۔ (6) فرض: لازم۔ دگر: عطف کے لیے ہے۔ از پیش: (دراصل از پے اش)، اس (علم) کے لیے۔ قطع ارض: زمین کا طے کرنا یعنی سفر کرنا۔ ترجمہ: علم کا طلب کرنا ہوا تجھ پر فرض، اور واجب ہے اس علم کے لیے زمین کا طے کرنا۔ (7) برو: تو جا، صیغہ واحد حاضر امر از رفتن۔ دامن علم: علم کا دامن۔ گیر: تو پکڑ، صیغہ واحد حاضر امر از گرفتن۔ استوار: مضبوط، محکم (الف اور تا کے ضمہ کے ساتھ)۔ علمت: علم، رساند کا فاعل ہے، تا بمعنیٰ ترا (تجھے) رساند کا مفعول ہے۔ رساند: پہنچا دے گا، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از رسانیدن۔ دار القرار: جنت، مرکب اضافی ہے دار بمعنیٰ گھر مضاف، قرار بمعنیٰ ٹھہرنا مضاف الیہ ہے۔ ترجمہ: جا علم کا دامن مضبوط پکڑ، کیونکہ علم تجھے پہنچا دے گا جنت میں۔

مَیاموز[8] جُز علم گر عاقِلی	کہ بے علم بودن بود غافِلی
تُرا[9] علم در دین و دنیا تمام	کہ کارِ تو از علم گیرد نِظَام

در اِمتِنَاع از صُحبَتِ جَاہِلاں[1]

دِلا[2] گر خِردمَندِی و ہوشیار	مکن صُحبتِ جاہِلاں اِختیار
زجاہِل[3] گُرِیزندہ چُوں تیر باش	نیامیختہ چوں شکر شِیر باش
ترا[4] اژدھا گر بود یارِ غار	ازاں بہ کہ جاہِل بود غم گُسار
اگر[5] خصمِ جانِ تو عاقِل بود	بہ از دوست دارے کہ جاہِل بود
چو[6] جاہِل کسے در جہاں خوار نیست	کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست

(8) میاموز: تو نہ سیکھ، واحد حاضر نہی از آموختن۔ جزعلم: علم کے سوا۔ گر عاقلی: اگر توعقلمند ہے، عاقل عقلمند، یائے خطابی بمعنیٰ ہستی (تو ہے)۔ بےعلم: علم کے بغیر۔ غافلی: غفلت۔ ترجمہ: نہ سیکھ علم کے سوا اگر توعقلمند ہے، کیونکہ بے علم رہنا غفلت ہے۔(9) ترا: تیرے لیے۔ تمام: کافی۔ گیرد: پکڑے گا، لے گا، حاصل کرے گا۔ نظام: درستی، آراستگی۔ ترجمہ: تیرے لیےعلم دین اور دنیا میں کافی ہے، کیونکہ تیرا کام علم سے درستی حاصل کرے گا۔(1) امتناع: رکنا، باز رہنا۔ صحبت: ساتھی ہونا، دوستی کرنا، زندگی ساتھ گزارنا۔ جاہلاں: جاہل کی جمع، نادان، بےعلم۔ ترجمہ: جاہلوں کی صحبت سے رکنے میں (2) گر خردمندی: اگرتوعقلمند ہے۔ خردمند بمعنیٰ عقلمند، یائے خطابی بمعنیٰ ہستی (تو ہے)۔ ہوشیار: صاحب ہوش۔ اختیار: پسند کرنا، چننا۔ ترجمہ: اے دل اگرتوعقلمند اور ہوشیار ہے، نہ کر جاہلوں کی صحبت اختیار۔(3) گریزندہ: بھاگنے والا، صیغہ واحد اسم فاعل از گریختن۔ باش: تو ہو، صیغہ واحد حاضر امر از بودن۔ نیامیختہ: نہ ملا ہوا۔ شیر: دودھ (شین کے کسرہ کے ساتھ) ترجمہ: جاہل سے بھاگنے والا تیر کی طرح ہو، نہ ملا ہوا شکر دودھ کی طرح ہو۔(4) اژدھا: بڑا سانپ۔ یار غار: گہرا دوست۔ غم گسار: غم خوار، اسم فاعل سماعی ہے جو اسم غم اور گسار امر سے ملکر بنا ہے، گسار، گساردن بمعنی خوردن سے امر ہے۔ ترجمہ: اگر اژدھا تیرا گہرا دوست ہو، بہتر ہے اس سے کہ جاہل ہوغمخوار۔(5) خصم: دشمن، مخالف (خا کے فتحہ صاد کے کسرہ کے ساتھ) دوستدار: دوست رکھنے والا۔ ترجمہ: اگر دشمن تیری جان کا عقلمند ہو، بہتر ہے اس دوست رکھنے والے سے جو جاہل ہو۔" دوستدارے کہ جاہل بود" دوستدارے کے آخر میں یا موصولہ ہے اور اسکے بعد کاف صلہ کا اس صورت میں دوستدارے موصول کہ جاہل بود صلہ ہوگا اور ترجمہ ہوگا بہتر ہے اس دوست رکھنے والے سے جو جاہل ہو، یا پھر دوستدارے کے آخر میں یا توصیفی ہے اور کہ صفت کے بیان کے لیے ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا بہتر ہے ایسے دوست رکھنے والے سے جو جاہل ہو۔(6) خوار: ذلیل، رسوا۔ کہ بمعنیٰ واؤ عاطفہ (اور)۔ نادان تر: زیادہ نادان، (اسم تفضیل ہے)۔ جاہلی کار: جہالت کے کام کرنے والا شخص، لفظ مرکب ہے بمعنیٰ "شخصے کہ کارش جہل باشد" (وہ شخص جو کہ جہالت کے کام کرتا ہو)۔ کار: کام۔ ترجمہ: جاہل کی طرح کوئی شخص جہان میں ذلیل نہیں ہے، اور زیادہ نادان جہالت کے کام کرنے والے سے کوئی شخص نہیں ہے۔ "کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست" کی ترکیب: کہ برائے عطف، نیست فعل ناقص اس میں ضمیر غائب مستتر راجع بسوئے کسے اسکا اسم، ناداں تر اسم تفضیل، از جار، جاہلی کار مرکب بمعنیٰ "کسیکہ کار او جاہلی باشد" مجرور، جار با مجرور متعلق اسم تفضیل ناداں تر کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر فعل ناقص، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ۔ بعض کے نزدیک کہ تعلیلیہ ہے تو پھر یہ جملہ علت ہوگا ماقبل والے جملے کی اور بعض کے نزدیک کہ" بلکہ " کے معنیٰ میں ہے اس صورت میں کار بمعنیٰ ہیچکار اور ناداں تر بمعنیٰ زبوں تر، بدتر، بے فائدہ بے قدرتر ہوگا اور ترجمہ اس طرح ہوگا کہ زیادہ برا جاہلیت سے کوئی کام نہیں ہے، لیکن یہ تکلف ہے پہلا معنیٰ زیادہ مناسب ہے۔

زجاہل[7] نَیاید جُز اَفعالِ بَد
وزو نشنود کس جز اَقوالِ بد

سَرانجامِ[8] جاہل جہَنَّم بود
کہ جاہل نکوعاقِبَت کَم بود

سَرِ جاہلاں[9] بَرسَرِ دار بہ
کہ جاہل بخواری گرِفتار بہ

زجاہل[10] حذر کردن اَولیٰ بود
کہ زو ننگِ دُنیا و عُقبیٰ بود

در صفتِ عَدل[1]

چو[2] ایزِدْ تُرا ایں ہمہ کام داد
چرا برنَیارِی سَرانجام داد

چوعدل[3] ست پیرایۂ خُسرَوِی
چرا عدل را دل نداری قَوِی

ترا[4] مُملکَتْ پایْدارِی کند
اگر مَعْدِلَتْ دستیاری کند

چو[5] نو شیرواں عَدل کرد اِختیار
کنوں نامِ نیک ست ازو یادگار

زتاثیر[6] عدل ست آرام مُلک
کہ از عَدل حاصِل شود کامِ مُلک

جہاں[7] را بانْصاف آباد دار
دلِ اَہلِ انصاف را شادَ دار

(7) نیاید: نہیں آتا۔ افعال بد: برے کام (افعال فعل کی جمع ہے) نشنود: نہیں سنتا۔ اقوال بد: بری باتیں (اقوال، قول کی جمع ہے) ترجمہ: جاہل سے نہیں آتا سوائے برے کاموں کے، اور اس سے نہیں سنتا کوئی شخص سوائے بری باتوں کے۔ (8) سرانجام: آخرکار، انتہا۔ نکو: نیک، اچھا۔ عاقبت: انجام، خاتمہ۔ ترجمہ: جاہل کا انجام جہنم ہے، کیونکہ جاہل اچھے انجام والا کم ہوتا ہے۔ (9) سرجاہلاں: جاہلوں کا سر۔ سرِ دار: سولی کی بلندی۔ کہ: بمعنیٰ واؤ عاطفہ (اور) یا بمعنیٰ بلکہ۔ بہ: بہتر۔ گرفتار: قیدی، پکڑا ہوا، مقید۔ ترجمہ: جاہلوں کا سر سولی کی بلندی پر بہتر ہے، اور جاہل ذلت میں گرفتار بہتر ہے۔ (10) حذر کردن: پرہیز کرنا۔ اولیٰ: بہتر۔ کزو: (کہ از او) کیونکہ اس سے۔ ننگ: شرم۔ عقبیٰ: آخرت۔ ترجمہ: جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہے، کیونکہ اس سے دنیا اور آخرت کی شرمندگی ہوتی ہے۔ (1) ترجمہ: انصاف کی تعریف میں۔ (2) ایزد: اللہ تعالیٰ، خدا، اسکی ترکیب کی وجہ یہ ہے عالم کا مدار طالع اول، عاشر، سابع اور رابع پر ہے، جن کو اوتاد اربعہ کہتے ہیں، ایزد کو مذکورہ اعداد کا لحاظ کرتے ہوئے ترکیب دے دیا کہ اس میں ان چاروں کی طرف اشارہ موجود ہے، اسلئے کہ بلحاظ ابجد الف کا ایک عدد ہے اس سے طالع اول کی طرف، یا کے دس عدد ہیں اس سے عاشر کی طرف، زا کے سات عدد ہیں اس سے سابع کی طرف اور دال کے چار عدد ہیں اس سے رابع کی طرف اشارہ ہوگیا۔ ایں ہمہ: یہ سب۔ کام: مقصد۔ داد: اس نے دیا۔ چرا: کیوں، کس لیے۔ برنیاری: پورا نہیں کرتا۔ سرانجام: آخر، انجام۔ داد: انصاف۔ ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب مقصد دیئے، (پھر) کیوں تو پورا نہیں کرتا آخرکار انصاف۔

(3) پیرایہ: زینت، زیور، آرائش (پ کے کسرہ اور یائے مجہول کے ساتھ)۔ خسروی: بادشاہی، یہ خسرو کی طرف منسوب ہے، خسرو خا کے کسرہ اور را کے فتحہ کے ساتھ ہے، بعض نے خا کا ضمہ بھی لکھا ہے لیکن کسرہ کے ساتھ راجح ہے۔ نداری: تو نہیں رکھتا۔ قوی: مضبوط۔ ترجمہ: جب انصاف بادشاہی کی زینت ہے، کیوں انصاف کے لئے دل تو نہیں رکھتا مضبوط۔ (4) مملکت: بادشاہی، حکومت، سلطنت (پہلے میم کے فتحہ، دوسرے میم کے سکون، لام کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ اور لام پر فتحہ اور کسرہ بھی جائز ہیں)۔ پائداری: مضبوطی۔ مَعدلت: عدل، انصاف (میم کے فتحہ اور دال کے کسرہ کے ساتھ مصدر میمی ہے)۔ دستیاری: امداد، مدد۔ ترجمہ: تیری بادشاہی مضبوطی (حاصل) کرے گی، اگر انصاف (تیری) مدد کرے۔ (5) نوشیرواں: فارس کے بادشاہ کا نام ہے جسکے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بڑا عادل تھا، نوشیرواں نون کے ضمہ، واؤ مجہول، شین کے کسرہ اور یائے معروف کے ساتھ ہے بمعنی شیریں جان یا نون کے فتحہ کے ساتھ ہے، اس میں چند لغتیں ہیں نوشین رواں، نوشیروان، نوش رواں، نوشزواں۔ کنوں: اب تک۔ نام نیک: نیک نام، اچھا نام۔ ترجمہ: جب نوشیرواں نے عدل اختیار کیا، اب تک اچھا نام اس سے یادگار ہے۔ (6) تاثیر: اثر، اثر کرنا۔ آرام ملک: ملک کا آرام، ملک کی آسائش۔ کہ: کیونکہ، یا بمعنی واؤ عاطفہ (اور)۔ کام ملک: ملک کا مقصد۔ ترجمہ: انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام اور (کیونکہ) انصاف سے حاصل ہوتا ہے ملک کا مقصد۔ (7) اہل انصاف: یعنی لائق انصاف، مظلوم، انصاف چاہنے والے، اور انصاف کرنے والے بھی مراد ہوسکتے ہیں۔ شاد: خوش۔ ترجمہ: جہاں کو انصاف سے آباد رکھ، اہل انصاف کے دل کو خوش رکھ۔

جہاں[8] را بہ از عدل مِعمار نیست
کہ بَالاتر از مَعْدِلَت کار نیست

ترا[9] زیں بہ آخر چہ حاصِل بود
کہ نامَتْ شہنشاہِ عادل بود

اگر[10] خواہی از نیک بختی نِشاں
درِ ظُلم بَندِی بَر اَہلِ جہاں

رعایت[11] دریغ از رعِیَّت مَدار
مُرادِ دِلِ داد خواہاں برآر

دَر مَذَمَّت ظُلم[1]

خرابی[2] زبیداد بیند جہاں
چو بستان خُرَّم زبادِ خزاں

مَدہ[3] رُخصتِ ظلم در ہیچ حَال
کہ خُورشِیدِ مُلکَتْ نَیَابَد زَوَال

کسے[4] کاتشِ ظلم زَد در جہاں
برآورد از اَہلِ عالَم فُغَاں

ستم[5] کش گر آہے برآرد زِدل
زند سُوزِ اُو شُعلہ در آبُ و گِل

مکن[6] بر ضَعِیفَانِ بےچارہ زُور
بِیَندیش آخر ز تنگیِ گُور

بآزار[7] مَظلوم مَائل مَباش
زِ دُودِ دِلِ خلق غَافِل مباش

مکن[8] مردُم آزاری اے تند رائے
کہ ناگہ رسد بر تو قَہر خُدائے

(8) معمار: یعنی آباد کرنے والا، معمار اسم آلہ بمعنیٰ اسم فاعل ہے اس کے آخر سے یائے تنکیر محذوف ہے معنیٰ ہوگا کوئی آباد کرنے والا۔ کہ: بمعنی واؤ عاطفہ (اور)۔ بالاتر: زیادہ بلند۔ ترجمہ: جہان کے لیے انصاف سے بہتر (کوئی) آباد کرنے والانہیں ہے، اور انصاف سے زیادہ بلند (کوئی) کام نہیں ہے۔ (9) زیں: اس سے۔ نامت: تیرا نام۔ شہنشاہ: بادشاہوں کا بادشاہ، شہنشاہ مخفف ہے شاہانِ شاہ کا جو دراصل شاہِ شاہاں تھا، تمام بادشاہوں کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے، تفصیل کے لئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا رسالہ "فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب باذن اللہ" ملاحظہ ہو (حاشیہ کریما از علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ)۔ ترجمہ: تجھے اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہو وے (گا) کہ تیرا نام شہنشاہ عادل ہووے۔ (10) خواہی: تو چاہتا ہے، واحد حاضر فعل مضارع از خواستن۔ درِ ظلم: ظلم کا دروازہ۔ بندی: تو بند کرے، یہاں مطلب ہے تو بند کر۔ ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے نیک بختی سے نشاں، ظلم کا دروازہ تو بند کر دے جہان والوں پر۔ (11) رعایت: حفاظت یعنی عدل و انصاف۔ دریغ: دور۔ رعیّت: رعایا۔ مدار: تو نہ رکھ۔ داد خواہاں: انصاف چاہنے والے (دادخواہ کی جمع ہے)۔ برآر: پوری کر۔ ترجمہ: انصاف رعایا سے دور نہ رکھ، انصاف چاہنے والوں کے دل کی مراد پوری کر۔ (1) ترجمہ: ظلم کی برائی میں۔ (2) خرابی: بربادی، ویرانی۔ بیداد: ظلم، بے انصافی۔ بستان: باغ اصل میں بوستان تھا۔ خرم: تر و تازہ، مجازاً خوشی کے معنیٰ میں آتا ہے۔ باد: ہوا۔ خزاں: پت جھڑ کا موسم۔ ترجمہ: بربادی ظلم سے دیکھتا ہے جہان، جیسے تر و تازہ باغ خزاں کی ہوا سے۔ (3) مدہ: تو نہ دے۔ رخصت: اجازت۔ در ہیچ حال: کسی حال میں۔ کہ: تاکہ (نتیجہ کیلئے ہے)۔ خورشید: سورج۔ زوال: ختم ہوجانا، ڈھل جانا، زائل ہونا۔ ترجمہ: نہ دے ظلم کی اجازت کسی حال میں، تاکہ تیرے ملک کا سورج نہ پائے زوال۔ (4) آتش: آگ (تا کے کسرہ اور فتحہ دونوں طرح درست ہے)۔ زد: لگائی۔ برآورد: وہ باہر لایا۔ فُغاں: فریاد، بلند آواز سے رونا (فا کے ضمہ کے ساتھ) ترجمہ: جس شخص نے کہ ظلم کی آگ لگائی جہاں میں، وہ باہر لایا جہان والوں سے فریاد۔ (5) ستم کش: مظلوم (اسم مفعول ترکیبی ہے) آہے: تھوڑی سی آہ، ہلکی سی آہ، ایک آہ، یا تقلیل یا وحدت کی ہے۔ برآرد: نکالے۔ زند: لگادے گی۔ سوز: گرمی، جلن۔ آب و گل: پانی اور مٹی، مراد ہے تری اور خشکی۔ ترجمہ: مظلوم اگر ہلکی سی آہ (ایک آہ) نکالے دِل سے، اس کی گرمی لگادے گی شعلہ پانی اور مٹی میں۔ (6) ضعیفان: ضعیف کی جمع، کمزوروں۔ بے چارہ: بے سامان، بے تدبیر۔ زور: طاقت، یہاں ظلم مراد ہے۔ بیندیش: تو ڈر، تو فکر کر، صیغہ واحد حاضر امر از اندیشیدن۔ گور: قبر۔ ترجمہ: نہ کر بے چارے کمزوروں پر ظلم، خوف کر آخر قبر کی تنگی سے۔ (7) آزار: تکلیف۔ مائل: راغب، جھکنے والا۔ دود: دھواں، دودِ دل سے مراد آہِ آتشیں ہے۔ خلق: مخلوق ترجمہ: مظلوم کی تکلیف کی طرف مائل نہ ہو، مخلوق کے دل کے دھوئیں سے غافل نہ ہو۔ (8) مردم آزاری: لوگوں کو ستانا (مردم واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے)۔ تند رائے: بدمزاج، بے وقوف۔ ناگہ: اچانک۔ قہر: غضب۔ ترجمہ: نہ کر مردم آزاری اے بدمزاج، ورنہ اچانک پہنچے گا تجھ پر خدا کا غضب۔

که ظالم بدوزخ رود بے سُخن	ستم[9] بر ضعیفانِ مسکیں مکن

دَر صِفتِ قَنَاعَتُ[1]

در اِقْلیم رَاحت کنی سَروِری	دِلا[2] گر قَنَاعت بَدست آوَرِی
که پیشِ خردمند ہیچ ست مَال	اگر[3] تنگ دستی زسَختی مَنال
که باشد نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) را زِفقْر اِفْتخَار	نَدارد[4] خِردمَند از فقْر عَار
ولیکن فقیر اندر آسایش ست	غَنیؔ[5] را زَر و سیم آرائش ست
که سلطان نخواہد خَرَاج از خَرَاب	غَنی[6] گر نباشی مکن اِضْطِرَاب
قناعت کند ہرکہ نیک اخترست	قَنَاعت[7] بہرحَال اَوْلٰی تَر ست
اگرداری از نیک بختی نشاں	زِنُورِ[8] قناعت بَرَافروز جاں

دَرمَذَمّتِ حِرْص[1]

شده مَست ولایعقل از جامِ حرص	اَیا[2] مُبْتلا گشته دردامِ حرص

(9) ستم: ظلم۔ مسکین: فقیر، عاجز، جس کے پاس مال نہ ہو۔ بے سخن: بلا شبہ، بغیر گفتگو کے، سخن کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں سین اور خا کے فتحہ کے ساتھ، سین کے ضمہ اور خا کے فتحہ کے ساتھ ، سین کے فتحہ اور خا کے ضمہ کے ساتھ۔ ترجمہ: عاجز کمزوروں پر ظلم نہ کر، کیوں کہ ظالم بلا شبہ دوزخ میں جائے گا۔(1) قناعت: تھوڑے پر صبر کرنا، جو کچھ حصہ میں آئے اس پر صبر کرنا (قاف کے فتحہ کے ساتھ) ترجمہ: قناعت کی تعریف میں۔(2) بدست آوری: تو اختیار کرے گا، تو ہاتھ میں لائے گا۔ فائدہ: فعل مضارع حال اور استقبال دونوں کا احتمال رکھتا ہے لیکن فارسی میں با کے داخل ہونے سے استقبال کے ساتھ اورمی کے داخل ہونے سے حال کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے۔ اِقلیم: ولایت، ملک (اسکی تحقیق ،، درصفت سخاوت،، میں ملاحظہ ہو)۔ راحت: آرام۔ سروری: سرداری، بادشاہی۔ ترجمہ: اے دل اگر قناعت تو اختیار کرے گا (تو) آرام کے ملک میں تو سرداری کرے گا۔ (3) تنگ دستی: تنگ دست کا معنیٰ ہے مفلس، محتاج، اس کے آخر میں یائے خطابی (بمعنی توہستی) ہے، لہذا اگر تنگ دستی کا معنیٰ اگر تو مفلس ہے۔ منال: تو نہ رو، صیغہ واحد حاضر نہی از نالیدن۔ خردمند: عقلمند۔ ہیچ: حقیر، معمولی۔ ترجمہ: اگر تو مفلس ہے (تو) سختی سے نہ رو، کیونکہ عقلمند کے نزدیک مال حقیر ہے۔ (4) فقر: مفلسی، ناداری (فا کے فتحہ اور قاف کے سکون کے ساتھ)۔ عار: شرم۔ باشد: بمعنی بود، تھا۔ افتخار: فخر، ناز۔ ترجمہ: نہیں رکھتا علقمند مفلسی سے شرم، کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر سے ناز تھا۔(5) غنی: مالدار، دولت مند۔ زروسیم: سونا اور چاندی۔ آرائش: زینت۔ آسائش: آرام۔ ترجمہ: مالدار کے لئے سونا اور چاندی زینت ہے، لیکن فقیر آرام میں ہے۔ (6) اضطراب: بیقراری، بے چینی۔ نخواہد: نہیں چاہتا، واحد غائب فعل مضارع منفی از خواستن۔ خراج: محصول، ٹیکس، خراج خا کے فتحہ کے ساتھ ہو تو معنیٰ ہوگا محصول زمین اور باج اور وہ چیز جو بادشاہ اور حکام رعایا سے لیتے ہیں، اس معنیٰ کے لحاظ سے کسرہ کے ساتھ پڑھنا غلط ہے، اور بعض نے کہا خراج خا کے فتحہ کے ساتھ بمعنی باج ہے لیکن فارسی میں کسرہ کے ساتھ مشہور ہے کیونکہ خراج فعَال کے وزن پر باب تفعیل کا مصدر ہے اور فارسیوں کا طریقہ ہے کہ باب تفعیل کا جو مصدر فعَال کے وزن پر ہو بعض مواقع میں کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے وِقا، وِداع، خِراج، رِواج اصل میں ان تمام کا پہلا حرف مفتوح ہے مگر فارسی والے ان تمام کو پہلے حرف کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ خراب: بنجر، ویران۔ ترجمہ: مالدار اگر تو نہیں ہے اضطراب نہ کر، کیونکہ باشاہ نہیں چاہتا ٹیکس بنجر (زمین) سے۔(7) بہرحال: ہرحالت میں۔ اولیٰ تر: بہت بہتر۔ نیک اختر: نیک بخت، خوش نصیب۔ ترجمہ: قناعت ہر حالت میں بہت بہتر ہے، قناعت کرتا ہے جو کہ خوش نصیب ہے۔(8) نور: روشنی۔ برافروز: روشن کر، صیغہ واحد حاضر امر از برافروختن۔ ترجمہ: قناعت کے نور سے روشن کر جان کو، اگر تو رکھتا ہے نیک بختی سے نشان۔(1) حرص: لالچ (حا کے کسرہ اور را کے سکون کے ساتھ) ترجمہ: لالچ کی برائی میں۔(2) ایا: اے (حرف ندا ہے)۔ مبتلا گشتہ: پھنسا ہوا۔ دام: جال۔ مست: مدہوش۔ لایعقل: بے وقوف، بے عقل۔ ترجمہ: اے لالچ کے جال میں پھنسے ہوئے (اور) مدہوش اور بے عقل ہوجانے والے لالچ کے پیالے سے۔

مَکُن(3) عمر ضائع بہ تحصیلِ مَال
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سِفال

ہرآنکس(4) کہ دربندِ حِرص اوفتاد
دہد خِرمنِ زندگانی بباد

گرِفتم(5) کہ اَموالِ قاروں تُراست
ہمہ نعمتِ رُبعِ مَسکوں تُراست

بِخواہی(6) شد آخر گرِفتارِ خَاک
چو بے چاَرگاں با دلِ درد ناک

چرا(7) می گُدازی زِ سودائے زَر
چرا می کَشی بارِ محنت چوخَر

چرا(8) می کَشی محنت از بہرِ مال
کہ خواہد شدن نا گہاں پائمال

چُناں(9) دادۂ دِل بہ نقش دِرم
کہ ہَستی زِ ذَوقش ندیمِ نَدَم

چُناں(10) عاشقِ رُوئے زر گشتۂ
کہ شوریدہ اَحوال و سَرگشتۂ

چُناں(11) گشتۂ صید بہرِ شکار
کہ یادت نیاید زِ روزِشمار

(3) ضائع: تلف، برباد۔ تحصیل: حاصل کرنا۔ ہم نرخ: ہم قیمت، قیمت میں برابر۔ گوہر: جوہر، موتی۔ سفال: ٹھیکری، سین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی درست ہے ۔ترکیب :مکن فعل بافاعل ، عمر مفعول اول ضائع مفعول ثانی۔ ترجمہ: نہ کر عمر ضائع مال کے حاصل کرنے میں، کیونکہ موتی کی قیمت کے برابر نہیں ہوتی ٹھیکری ۔(4) بند : قید، جال۔ اوفتاد : پڑا، گرا ، واقع ہوا ، واحد غائب فعل ماضی از اوفتادن۔ خرمن: کھلیان، غلے کا وہ ڈھیر جس سے بھوسہ الگ نہ کیا گیا ہو خا کے کسرہ کے ساتھ ہے البتہ بعض نے خا کے فتحہ کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے۔ بباد دہد: برباد کردے گا ،ضائع کردے گا، ہوا میں اڑا دے گا،فعل مرکب از بباد دادن ۔ترجمہ: جوشخص کہ حرص کی قید میں واقع ہوا، وہ برباد کردے گا زندگی کے کھلیان کو ۔ (5) گرفتم : یعنی میں نے فرض کیا۔ اموال: مال کی جمع ہے یعنی خزانے۔ ربع مسکوں: چوتھائی آباد حصہ یعنی تمام دنیا (اسکی تحقیق "در مذمت بخیل" میں ملاحظہ ہو) ترجمہ : میں نے فرض کیا کہ قاروں کے خزانے تیرے لئے ہیں ،تمام دنیا کی ساری نعمتیں تیرے لئے ہیں۔(6) بخواہی: تو ہوگا، اس کے شروع میں با زائدہ ہے ۔ گرفتار : قیدی۔ خاک : مٹی ، مراد ہے قبر۔ بے چارگاں : بے بس لوگ (بے چارہ کی جمع)۔ دردناک : درد مند ، غم ناک۔ ترجمہ: آخر تو ہوگا قبر کا قیدی ، بے چاروں کی طرح دردمند دل کے ساتھ۔(7) چرا: کیوں، کس لئے، کس واسطے۔ می گدازی: تو پگھلتا ہے۔ سودا: برا خیال، فکر، دیوانگی، جنون، عشق۔ زر: سونا، مراد ہے مال۔ می کشی: تو کھینچتا ہے ۔بار محنت : مشقت کا بوجھ، تکلیف کا بوجھ۔ خر: گدھا۔ ترجمہ: تو کیوں پگھلتا ہے مال کے خیال سے ، کیونکہ تو کھینچتا ہے مشقت کا بوجھ گدھے کی طرح۔(8) از بہر مال: مال حاصل کرنے کے لئے ۔ خواہد شدن: وہ ہوجائے گا یعنی مال ہوجائے گا بعض نسخوں میں خواہی شدن ہے تو مطلب ہوگا کہ تو ہوجائے گا۔ ناگہاں: اچانک۔ پائمال: پاؤں سے روندا ہوا یعنی برباد، تباہ خراب۔ ترجمہ: تو کیوں کھینچتا ہے (برداشت کرتا ہے) محنت مال کے لئے ، کیونکہ اچانک وہ (مال) برباد ہوجائے گا (اگر خواہی شدن ہو تو مطلب ہوگا کیونکہ اچانک تو تباہ ہوجائے گا، یعنی مرجائے گا)۔ (9) چناں : اس طرح (بضم اول) دادۂ : تونے دیا ہے، واحد حاضر ماضی قریب از دادن، دل دادن کا معنیٰ ہے عاشق ہونا۔ نقش : ٹھپہ، مہر۔ درم: یعنی درہم ، چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن تقریباً ساڑھے تین ماشے ہوتا ہے۔ ہستی : تو ہے ۔ذوق : لذت ، مزہ۔ ندیم: ساتھی، ہم نشین۔ ندم: پشیمانی (نون اور دال کے فتحہ کے ساتھ) ترجمہ: اس طرح تونے دیا ہے دل درہم کے نقش پر، کہ تو ہے اس کی لذت سے پشیمانی کا ساتھی۔(10) گشتۂ :تو ہوا ہے، واحد حاضر ماضی قریب از گشتن۔ شوریدہ: پریشان، اسم مفعول از شوریدن ۔احوال: حال کی جمع ہے۔ سرگشتۂ : حیران، اس کے آخر میں ہمزہ ہستی (تو ہے) کے معنیٰ میں ہے ۔ترجمہ: ایسا عاشق سونے کے چہرے کا تو ہوا ہے، کہ تو پریشان احوال اور حیران ہے۔(11) صید: شکاری، صید بمعنیٰ (شکار کرنا) مصدر ہے، اس جگہ اسم فاعل کے معنیٰ میں ہے شکار کرنے والا یعنی شکاری ، بعض نسخوں میں سِید (بمعنیٰ بھیڑیا) سین کے کسرہ اور یائے معروفہ کے ساتھ ہے۔ یادت : یاد، نیاید کا فاعل ہے اور تا بمعنیٰ ترا مفعول بہ ہے۔ روز شمار : قیامت کا دن ۔ ترجمہ : تو ایسا شکاری ہوا ہے شکار کے لئے کہ یاد تجھے نہیں آتی قیامت کے دن کی۔

مَبادا(12) دلِ آں فرومایہ شاد | کہ از بہر دُنیا دہد دین بباد

در صفتِ طَاعت و عِبَادت (1)

کسے(2) را کہ اِقبال باشد غُلام | بود مَیلِ خاطِر بَطاعت مُدام
نشاید(3) سَر از بندگی تافتن | کہ دولت بہ طاعت تواں یافتن
سعادت(4) زِ طاعت میَسَّرُ شود | دل از نورِ طاعت مُنَوَّر شود
اگر(5) بندی از بہر طاعت میاں | کشاید درِ دولت جاوداں
زِطاعَت(6) نہ پیچد خردمند سَر | کہ بالائے طاعت نباشد ہُنر
باآبِ(7) عبادت وضو تازہ دار | کہ فردا زِ آتش شوی رستگار
نماز(8) از سَرِ صِدق بر پائدار | کہ حاصِل کنی دولتِ پائدار
ز(9) طاعت بود روشنائیِ جَاں | کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
پرستندہ(10) آفرینندہ باش | در ایوانِ طاعت نشینندہ باش
اگر(11) حق پرستی کنی اختیار | در اِقلیمِ دولت شوی شہر یار

(12) فرومایہ: کمینہ۔ شاد: خوش۔از بہر دنیا: دنیا حاصل کرنے کے لئے۔ دہد دین بباد: دین کو برباد کرے۔ ترجمہ: خدا کرے نہ ہو اس کمینے کا دل خوش، جو دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کو برباد کرے۔

(1) طاعت: اطاعت، فرمانبرداری۔ عبادت: بندگی، پرستش ۔ ترجمہ: فرمانبرداری اور عبادت کی تعریف میں ۔(2) اقبال: بخت، خوش نصیبی، نصیبہ۔ میل: رغبت، خواہش، میلان، جھکاؤ (میم کے فتحہ کے ساتھ)۔ خاطر: دل، نفس، خاطر اسم فاعل ہے اس کا معنیٰ ہے دل میں کھٹکنے والا امر، دل اور نفس پر اس کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے۔ مدام: ہمیشہ۔ ترجمہ: جس شخص کا بخت غلام ہوتا ہے (اس کے) دل کا میلان ہوتا ہے فرمانبرداری کی طرف ہمیشہ۔(3) نشاید: نہ چاہیے۔ تافتن: پھیرنا۔ تواں یافتن: پائی جاسکتی ہے، حاصل کی جاسکتی ہے۔ ترجمہ: نہ چاہیے سر عبادت سے پھیرنا، کیونکہ دولت فرمانبرداری کی وجہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔(4) سعادت: نیک بختی۔ میسر: آسان، حاصل۔ منور: روشن ۔ ترجمہ: نیک بختی فرمانبرداری سے حاصل ہوتی ہے، دل فرمانبرداری کے نور سے روشن ہوتا ہے۔(5) بندی: تو باندھے، واحد حاضر مضارع از بستن۔ میاں: کمر۔ کشاید: یعنی کھل جائے گا۔ دولت جاوداں: دائمی دولت، ہمیشہ رہنے والی دولت۔ ترجمہ: اگر تو باندھے عبادت کے لئے کمر، کھل جائے گا ہمیشہ رہنے والی دولت کا دروازہ ۔(6) نہ پیچد: نہیں پھیرتا۔ خردمند: عقلمند۔ بالائے طاعت: فرمانبرداری سے بلند۔ ہنر: کمال۔ ترجمہ: فرمانبرداری سے نہیں پھیرتا عقلمند سر، کیونکہ فرمانبرداری سے نہیں کوئی کمال۔(7) باآب عبادت: عبادت کے احترام کے لئے، آب بمعنیٰ عزت و احترام، بعض نسخوں میں باآب عبادت کی جگہ از بہر عبادت ہے یعنی عبادت کے لئے۔ فردا: کل آئندہ، یعنی قیامت کے دن۔ رستگار: نجات پانے والا۔ ترجمہ: عبادت کے احترام کے لئے وضو تازہ رکھ، تاکہ کل (قیامت کے دن) آگ سے تو ہو نجات پانے والا۔(8) سر: خیال (سین کے فتحہ کے ساتھ) صدق: سچائی ۔ برپائدار: قائم رکھ۔ پائدار: مضبوط، مستحکم، دائمی ۔ترجمہ: نماز سچائی کے خیال سے قائم رکھ، تاکہ تو حاصل کرے دائمی دولت۔(9) روشنائی: روشنی ۔ کہ: تشبیہ کے لئے ہے، جیسے، جس طرح ۔ خورشید: سورج۔ ترجمہ: فرمانبرداری سے ہوتی ہے روشنی جان کی، جس طرح سورج سے روشن ہوتا ہے جہان۔(10) پرستندہ: عبادت کرنے والا، پوجنے والا، اسم فاعل از پرستیدن۔ آفرینندہ: پیدا کرنے والا، اسم فاعل از آفریدن۔ ایوان: محل، بیٹھنے کی بلند جگہ جس پر چھت ہو۔ نشینندہ: بیٹھنے والا، اسم فاعل از نشستن۔ ترجمہ: عبادت گزار پیدا کرنے والے کا ہو، عبادت کے محل میں بیٹھنے والا ہو۔(11) حق پرستی: اللہ تعالیٰ کی عبادت ۔ اقلیم: ملک ۔ شہریار: بادشاہ۔ ترجمہ: اگر حق پرستی تو کرے اختیار، دولت کے ملک میں تو ہو سردار۔ (بعض نسخوں میں اقلیم کی جگہ اقلیم راحت ہے)۔

سَر[12] از جَیبِ پرہیز گاری برآر — کہ جنت بود جائے پرہیز گار

زِتقویٰ[13] چراغِ رَوَاں برفروز — کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز

کسے[14] را کہ از شَرع باشد شِعَار — نہ ترسد زِآسیبِ روزِ شُمار

در مَذَمَّتِ شَیطان[1]

دِلا[2] ہر کہ مَحْکُوم شیطاں بُوَدْ — شب و روز در بندِ عِصْیَاں بُوَدْ

کسے[3] را کہ شیطاں بود پیشوا — کُجا بازگردد بَراہِ خدا

دلا[4] عَزمِ عِصْیَاں مکن زینہار — کہ رحمت کند برتو پَرْوَرْدْگار

زِعِصْیاں[5] کند ہوشمند اِحتِرَاز — کہ از آب باشد شکر را گداز

کند[6] نیک بخت از گنہ اجتناب — کہ پنہاں شود نورِ مہر از سحاب

مکن[7] نَفْسِ اَمَّارَہ را پیروی — کہ ناگہ گِرِفْتارِ دوزخ شوی

اگر[8] برنہ تابد زِعِصیاں دلت — بود اسفل السَّافِلِیْن منزلت

مکن[9] خانۂِ زندگانی خراب — بسیلابِ فعل بد و ناصَواب

اگر[10] دور باشی زِ فِسْقُ و فُجُور — نباشی زگلزارِ فِردوس دُور

(12) جیب: گریبان (جیم کے فتحہ کے ساتھ)۔ پرہیزگاری: برائیوں سے بچنا، تقویٰ۔ برآر: تو باہر لا، یعنی ظاہر کر۔ ترجمہ: تقوی کے گریبان سے سر باہر نکال (ظاہر کر) کیونکہ جنت ہے پرہیز گار کی جگہ۔ سر از جیب پرہیز گاری برآر سے مراد ہے پرہیز گار بن۔ (13) تقویٰ: پرہیز گاری۔ رواں: روح، جان (را اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ) برفروز: روشن کر۔ نیک روز: خوش نصیب۔ ترجمہ: پرہیز گاری سے روح کا چراغ روشن کر تاکہ نیک بختوں کی طرح تو خوش نصیب ہوجائے۔ (14) شرع: شریعت۔ شعار: علامت، عادت، شعار شین کے کسرہ کے ساتھ اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے دوسرے کپڑے کے نیچے پہنتے ہیں اور وہ جسم کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے مثلاً بنیان وغیرہ یا اس کپڑے کو کہتے ہیں جو جسم پر چسپاں (لپٹا ہوا) ہو مثلاً قبا، ازار اور اوپر والا کپڑا جو جسم کے ساتھ ملصق نہ ہو اسے دثار (دال کے کسرہ کے ساتھ) کہتے ہیں مثلاً چادر، رضائی وغیرہ۔ نہ ترسد: نہیں ڈرتا۔ آسیب: تکلیف، دکھ۔ روز شمار: قیامت کا دن۔ ترجمہ: جس شخص کی شریعت سے ہوتی ہے عادت (یعنی جو شخص شریعت پر عمل کا عادی ہے) وہ نہیں ڈرتا قیامت کی تکلیف سے۔ (1) ترجمہ: شیطان کی برائی میں۔ (2) دلا: اے دل۔ محکوم: تابع، فرمانبردار۔ بند: قید، فکر۔ عصیاں: گناہ، نافرمانی۔ ترجمہ: اے دل جو کوئی شیطان کا تابع ہوتا ہے، رات اور دن گناہ کی فکر میں ہوتا ہے۔ (3) پیشوا: رہنما۔ کجا: کب۔ بازگردد: واپس لوٹے گا۔ ترجمہ: جس کسی کا شیطان ہوتا ہے رہنما، کب وہ لوٹتا ہے خدا کے راستے کی طرف۔ (4) عزم: پختہ ارادہ۔ زینہار: ہرگز۔ پروردگار: پالنے والا یعنی اللہ تعالیٰ، اسم فاعل سماعی از پروردن، اس لفظ کا اطلاق اکثر اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ ترجمہ: اے دل گناہ کا ارادہ ہرگز نہ کر، تاکہ رحمت کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ۔ (5) ہوشمند: عقلمند۔ احتراز: پرہیز کرنا، بچنا، پرہیز۔ گداز: پگھلنا، گداختن سے حاصل مصدر ہے۔ ترجمہ: گناہ سے کرتا ہے عقلمند پرہیز، کیونکہ پانی سے ہوتا ہے شکر کا پگھلنا۔ (6) اجتناب: پرہیز کرنا، بچنا، پرہیز۔ پنہاں: پوشیدہ۔ مہر: سورج۔ سحاب: بادل۔ ترجمہ: کرتا ہے نیک بخت گناہ سے پرہیز، کیونکہ پوشیدہ ہوجاتی ہے سورج کی روشنی بادل سے۔ (7) نفس امارہ: گناہوں کی رغبت دلانے والا نفس۔ ناگہ: اچانک۔ گرفتار: قیدی۔ ترجمہ: نہ کر نفس امارہ کی پیروی، ورنہ اچانک دوزخ کا قیدی تو ہوگا۔ (8) برنہ تابد: نہ پھرے، بر زائد ہے۔ اسفل السافلین: دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ۔ منزل: ٹھکانہ، اترنے کی جگہ۔ ترجمہ: اگر نہ پھرے گناہ سے تیرا دل، ہوگا دوزخ کا نچلا طبقہ تیرا ٹھکانہ (9) خانۂ زندگی: زندگی کا گھر۔ خراب: ویران، برباد۔ سیلاب: پانی کی باڑھ۔ ناصواب: نادرست۔ ترجمہ: نہ کر زندگی کا گھر ویران، برے اور نادرست کام کے سیلاب سے۔ (10) فسق: بدکاری (فا کے کسرہ کے ساتھ)۔ فجور: زنا، حرام کاری، گناہ پر آمادہ ہونا (فا اور جیم کے ضمہ کے ساتھ)۔ گلزار: باغ۔ فردوس: جنت، جنت کا اعلیٰ طبقہ، باغ (فا کے کسرہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: اگر تو دور ہوگا بدکاری اور حرام کاری سے، (تو) تو نہیں ہوگا جنت کے باغ سے دور۔

دربیانِ شراب مَحَبَّت و عِشق[1]

بِدہ[2] سَاقِیا آبِ آتِش لِبَاس ... کہ مَسْتِی کند اَہْلِ دل اِلْتِمَاس

مئِے[3] لَعل در ساغِرِ زرِّ نگار ... بُوَدْ روح پرور چو لَعلِ نگار

خوشا[4] آتِشِ شوقِ ارْبابِ عِشق ... خوشا لذتِ دردِ اَصحابِ عِشق

بیار[5] آں شرابے چو آبِ حیات ... کہ یابد ز بُویش دل از غم نجات

خوش[6] آں دِل کہ دارد تمنائے دوست ... خوش آں کس کہ در بَند سودائے دوست

خوش[7] آں دل کہ شیدا ست بر روئے دوست ... خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

شرابِ[8] چو لعلِ رَوَاں بخشِ یار ... شرابِ مُصَفَّا چو روئے نگار

خوشا[9] می پرستی زِصاحِبْ دِلاں ... خوشا ذوقِ مَسْتِی زِ اَہْلِ دِلاں

در صفتِ وَفا[1]

دلا[2] در وفا باش ثابت قدم ... کہ بے سِکَّہ رائج نباشد دِرم

(1) ترجمہ: محبت اور عشق کی شراب کے بیان میں ۔ محبت اور عشق سے مراد حقیقی محبت و عشق ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت پختہ لگاؤ۔ محبت : میم کے فتحہ کے ساتھ ہے، میم کے ضمہ کے ساتھ جو مشہور ہے غلط ہے کیوکہ یہ ثلاثی مجرد کا مصدر میمی ہے اور ثلاثی مجرد کا مصدر میمی پہلے حرف کے ضمہ کے ساتھ مستعمل نہیں ہے ، محبت کا مطلب ہے کسی مرغوب شی کے طرف طبیعت کا میلان۔ عشق : عین کے کسرہ کے ساتھ ہے محبت کی زیادتی کو عشق کہتے ہیں، عشق عشقہ سے ماخوذ ہے جو ایک بوٹی کا نام ہے جب یہ کسی درخت پر لپٹ جائے تو اس کو خشک کردیتی ہے یہی حالت عاشق کی ہوتی ہے کہ عشق اس کو خشک وزرد کر دیتا ہے۔(2) ساقیا : اے پلانے والے ، ساقی کا معنی ہے پلانے والا، اکثر شراب پلانے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور صوفیائے کرام کی اصطلاح میں ساقی سے مراد مرشد کامل ہے۔آب آتش لباس: آگ کے لباس والا پانی یعنی سرخ رنگ والا پانی مطلب ہے سرخ شراب اور یہاں مراد ہے اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت، آب آتش لباس مرکب توصیفی ہے۔ مستی : بے خودی۔ اہل دل : دل والا یعنی طالب صادق۔ التماس : آرزو، طلب ،التماس مضاف ہے مستی اس کا مضاف الیہ ہے اور مضاف، مضاف الیہ ملکر کند کا مفعول بہ ہے یا پھر مستی مفعول اول اور التماس مفعول ثانی ہے ۔ترجمہ: دے اے ساقی سرخ رنگ والا پانی، تا کہ مستی کی آرزو کرے دل والا۔(3) مئے لعل : یعنی سرخ شراب۔ ساغر : شراب کا پیالہ (غین کے فتحہ کے ساتھ)۔ زرنگار: سنہری نقش والا، جس پر سنہری کام ہوا ہو، ساغر زرنگار سے طالب صادق کا دل مراد ہے ۔ روح پرور : روح کو پالنے والی۔ لعل نگار : یعنی معشوق کا ہونٹ۔ترجمہ: سرخ شراب سنہری نقش والے پیالے میں ، روح کو پالنے والی ہوتی ہے معشوق کے ہونٹ کی طرح۔(4) خوشا: بہت اچھی ہے، اس میں الف کثرت کے لئے ہے

اس کے بعد لفظ است محذوف ہے ، یعنی بسیار خوش است۔ آتش : آگ۔ شوق :تڑپ، لگن۔ ارباب عشق: عشق والے ، ارباب رب بمعنیٰ صاحب و مالک کی جمع ہے۔ اصحاب عشق : عشق والے، اصحاب یہ صاحب کی جمع ہے ۔ترجمہ: بہت اچھی ہے عشق والوں کے شوق کی آگ، بہت اچھی ہے عشق والوں کے درد کی لذت۔(5) بیار : تولا۔ آب حیات : وہ پانی جس کے متعلق مشہور ہے کہ اسے پینے والا مرتا نہیں۔ترجمہ: تولا وہ شراب جو آب حیات کی طرح ہے، کہ پائے اس کی خوش بو سے دل غم سے نجات ۔(6) دارد : رکھتا ہے ۔ تمنائے دوست: دوست کی آرزو۔ بند : قید۔ سودائے دوست : دوست کا خیال، بعض نسخوں میں دوست کی جگہ اوست ہے ۔ترجمہ: اچھا ہے وہ دل جو رکھتا ہے دوست کی آرزو، اچھا ہے وہ شخص جو دوست کے خیال کی قید میں ہے۔(7) شیدا : فدا، عاشق، فریفتہ۔ کوئے دوست : دوست کی گلی، دوست کا کوچہ۔ترجمہ: اچھا ہے وہ دل جو فدا ہے دوست کے چہرے پر، اچھا ہے وہ دل کہ ہوئی اس کی منزل دوست کی گلی۔(8) لعل : سرخ، مراد ہے معشوق کا ہونٹ ۔ رواں بخش: روح بخشنے والا، اسم فاعل سماعی ہے۔ مصفا: صاف کی ہوئی۔ روئے نگار : یعنی محبوب کا چہرہ۔ترجمہ: دوست کے روح بخش نے والے ہونٹ جیسی شراب، محبوب کے چہرے جیسی صاف شراب۔(9) می پرستی : شراب نوشی یعنی محبتِ حقیقی کی شراب پینا اور محب حقیقی کا حصول اور اعمال صالحہ۔ اہل دلاں : دل والے، بعض نسخوں میں اہل دلاں کی جگہ دل دادگاں ہے۔ترجمہ : بہت اچھی ہے شراب نوشی دل والوں سے، بہت اچھا ہے مست کا ذوق دل والوں سے۔(1) وفا: وعدہ پورا کرنا، پورا کرنا۔ترجمہ: وفا کی تعریف میں (2) ثابت قدم بودن : قدم جمائے رہنا، قائم رہنا۔ سکہ : مہر، وہ جس سے درہم ودینار وغیرہ پر مہر لگائی جائے۔ رائج: جاری۔ درم : یعنی درہم، چاندی کا سکہ۔ ترجمہ : اے دل وفا میں ثابت قدم ہو، کیونکہ بغیر مہر کے جاری نہیں ہوتا درہم۔

زِراہِ[3] وفا گر نہ پیچی عناں — شوی دوست اندر دلِ دشمناں

مگر[4] داں زِکوئے وفا روئے دِل — کہ در روئے جاناں نباشی خَجِل

مَنِہ[5] پائے بیروں زِ کُوئے وَفا — کہ از دوستاں می نیرزد جفا

جُدائی[6] زِ اَحباب کردن خطاست — بُریدن زِ یاراں خلافِ وفاست

بود[7] بے وفائی سِرِشتِ زَناں — میاموز کِردارِ زشتِ زَناں

دَر فَضیلتِ شُکر[1]

کسے[2] را کہ باشد دل حق شناس — نشاید کہ بندد زبان سِپاس

نَفَس[3] جُز بَشُکرِ خدا بر مَیار — کہ واجب بود شکر پَرِوَردگار

ترا[4] مال و نعمت فزاید زِ شکر — ترا فتح از در در آید زِشکر

اگر[5] شکرِ حق تا بروزِ شمار — گزاری نباشد یکے از ہزار

ولے[6] گُفتنِ شکر اولیٰ ترست — کہ اسلام را شکرِ اُو زیورست

گر[7] از شکرِ اِیزدُ نہ بندی زُباں — بدست آوری دولتِ جاوداں

در بیانِ صَبُر[1]

ترا[2] گر صبوری شود دستیار — بدست آوری دولتِ پائدار

(3) نہ پیچی: تو نہ پھیرے۔ عناں: لگام، باگ۔ ترجمہ: وفا کے راستے سے اگر تو لگام نہیں پھیرے گا تو ہوجائے گا دوست دشمنوں کے دل میں۔(4) مگرداں: تو نہ پھیر، واحد حاضر نہی از گردانیدن۔ جاناں: محبوب، دوست۔ خجل: شرمندہ (خا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: تو نہ پھیر وفا کے کوچے سے دل کا چہرہ، تاکہ دوست کے سامنے تو نہ ہو شرمندہ۔(5) منہ : تو نہ رکھ، واحد حاضر نہی از نہادن۔ پائے : پاؤں۔ بیروں: باہر۔ می نیرزد: لائق نہیں ہے، واحد غائب فعل حال منفی از ارزیدن۔ جفا: بے وفائی، ظلم (جیم کے فتحہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: نہ رکھ پاؤں باہر وفا کے کوچے سے، کیونکہ دوستوں سے لائق نہیں ہے بے وفائی۔(6) احباب: دوستوں، ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ حبیب کی جمع ہے۔ بریدن: قطع کرنا، کاٹنا، مراد ہے دوستی ترک کرنا، قطع تعلق کرنا۔ ترجمہ: دوستوں سے جدائی کرنا غلطی ہے، دوستوں سے قطع تعلق کرنا وفا کے خلاف ہے۔(7) سرشت: عادت، طبیعت (سین اور را کے کسرہ کے ساتھ)۔ زناں : عورتوں (زن کی جمع)۔ میاموز: تو نہ سیکھ، صیغہ واحد حاضر نہی از آموختن۔ زِکردارِزشت: برا طریقہ۔ ترجمہ: بے وفائی عورتوں کی عادت ہے، تو نہ سیکھ عورتوں کا برا طریقہ۔ (1) شکر: وہ فعل جس سے منعم کی تعظیم کا اظہار ہو۔ ترجمہ : شکر کی فضیلت میں۔(2) حق شناس: حق کو پہچاننے والا، اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا، اسم فاعل سماعی ہے۔ نشاید: لائق نہیں ہے۔ بندد: وہ بند کرے۔ سپاس: شکر (سین کے کسرہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: جس کسی کا دل حق کو پہچاننے والا ہوتا ہے، لائق نہیں ہے کہ وہ بند کرے شکر کی زبان۔ (3) نفس : سانس۔ واجب: لازم۔ برمیار: نہ نکال۔ ترجمہ: سانس خدا کے شکر کے سوا نہ نکال، کیونکہ لازم ہے پالنے والے کا شکر۔(4) فزاید: زیادہ ہوگا۔ فتح: کامیابی، کشادگی۔ از در درآید: حاصل ہوگی (از جار در بمعنی دروازہ مجرور، جار مجرور متعلق فعل درآید کے، فتح اس کا فاعل ہے یعنی کامیابی حاصل ہوگی)۔ ترجمہ: تیرا مال اور نعمت زیادہ ہوگا شکر سے، تجھے کامیابی حاصل ہوگی شکر سے۔(5) روز شمار: قیامت کا دن۔ گزاری: تو ادا کرے، واحد حاضر مضارع از گزاردن۔ ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کا شکر قیامت کے دن تک تو ادا کرے، نہیں ہوگا ہزار سے ایک حصہ۔(6) ولے : ولیکن۔ اولیٰ تر: بہت بہتر، زیادہ بہتر۔ زیور: زیب و زینت۔ ترجمہ: لیکن شکر کا ادا کرنا بہت بہتر ہے، کیونکہ اسلام کے لئے اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر زینت ہے۔(7) ایزد: اللہ تعالیٰ (الف اور زا کے کسرہ کے ساتھ)۔ نہ بندی: تو بند نہ کرے۔ بدست آوری: تو حاصل کرے گا۔ دولت جاوداں: ہمیشہ کی دولت، دائمی دولت۔ ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کے شکر سے تو زبان بند نہیں کرے گا، تو حاصل کرے گا ہمیشہ کی دولت۔(1) صبر : خاموشی سے تکلیف کو برداشت کرنا۔ ترجمہ: صبر کے بیان میں۔(2) صبوری: صبر کرنا، اس میں یا مصدری ہے۔ دستیار : مدد گار۔ بدست آوری: تو حاصل کرے گا۔ دولت پائدار: ہمیشہ رہنے والی دولت۔ ترجمہ: اگر صبر تیرا مدد گار ہو، تو حاصل کرلے گا ہمیشہ رہنے والی دولت۔

صبوری[3] بود کارِ پیغمبراں   نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
صبوری[4] کشاید درِ کامِ جاں   کہ جز صابری نیست مِفتاحِ آں
صبوری[5] بر آرد مُرادِ دلت   کہ از عالِماں حل شود مشکِلت
صبوری[6] کَلِیدِ درِ آرزوست   کشائندۂ کشورِ آرزوست
صبوری[7] بہر حال اولیٰ بود   کہ در ضِمنِ آں چند معنیٰ بود
صبوری[8] ترا کامگاری دہد   زِ رَنج و بلا رستگاری دہد
صبوری[9] کنی گر ترا دِیں بود   کہ تَعجِیل کارِ شَیَاطِیں بود

در صفت راستی[1]

دِلا[2] راستی گر کنی اختیار   شود دولتَت ہمدم و بختیار
نہ[3] پیچد سر از راستی ہوشمند   کہ از راستی نام گردد بلند
دم[4] از راستی گر زنی صُبح وار   از تاریکئ جہل گیری کنَار
مزن[5] دم بجز راستی زینہار   کہ دارد فضیلت یمیں بر یسار
بِہ[6] ازراستی در جہاں کار نیست   کہ در گُلبُنِ راستی خار نیست

در مَذَمَّتِ کذب[1]

کسے[2] را کہ ناراستی گشت کار   کجا روز محشر شود رستگار

(3) نہ پیچند: نہیں پھیرتے۔ زیں: اس سے (اصل میں از ایں تھا)۔ دیں پروراں: دین پالنے والے، دین کی حفاظت کرنے والے، یعنی علماء و صلحاء۔ ترجمہ: صبر کرنا انبیاء کرام علیھم السلام کا کام ہے، نہیں پھیرتے اس سے چہرہ دین پرور۔ (4) درِ کام جاں: جان کے مقصد کا دروازہ۔ مفتاح: چابی۔ ترجمہ: صبر کھولتا ہے جان کے مقصد کا دروازہ، کیونکہ سوائے صبر کے نہیں ہے اس کی چابی۔ (5) بر آر: باہر لائے گا، یعنی پوری کرے گا۔ مشکلت: تیری مشکل۔ ترجمہ: صبر پوری کرے گا تیرے دل کی مراد، اور عالموں سے حل ہوگی تیری مشکل۔ (6) کلید: چابی۔ کشائندہ: کھولنے والا، اسم فاعل سماعی از کشادن۔ کشور: ملک۔ ترجمہ: صبر آرزو کے دروازے کی چابی ہے (اور) آرزو کے ملک کو کھولنے والا ہے۔ (7) اولیٰ: بہتر۔ در ضمن آں: اس کے ضمن میں (ضمن ضاد کے کسرہ اور میم کے سکون کے ساتھ، شیَٔ کا اندرون)۔ چند معنیٰ: چند باتیں، چند مطلب، چند خوبیاں، مثلاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری، اللہ تعالیٰ کا قرب، انبیاء و صلحاء کے طریقے کی پیروی، صبر تلخ ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہے۔ ترجمہ: صبر ہر حال میں بہتر ہے، کیونکہ اس کے ضمن میں چند باتیں (خوبیاں) ہیں۔ (8) کامگاری: کامیابی۔ رستگاری: نجات، چھٹکارا۔ ترجمہ: صبر تجھے کامیابی دے گا، تکلیف اور مصیبت سے نجات دے گا۔ (9) تعجیل: جلدی کرنا۔ کار: کام۔ ترجمہ: صبر تو کرے اگر تجھے (تیرے اندر) دین ہے، کیونکہ جلد بازی شیطانوں کا کام ہے۔ (1) ترجمہ: سچائی کی تعریف میں۔ (2) ہمدم: ساتھی۔ بخت: نصیب۔ یار: مددگار۔ ترجمہ: اے دل سچائی اگر تو کرے اختیار، ہو دولت تیری ساتھی اور نصیب مددگار۔ (3) نہ پیچد: نہیں پھیرتا۔ ہوشمند: عقلمند۔ گردد: ہوتا ہے۔ ترجمہ: نہیں پھیرتا سر سچائی سے عقلمند، کیونکہ سچائی سے نام ہوتا ہے بلند۔ (4) دم: سانس۔ گر زنی: اگر تو مارے، دم گر زنی کا مطلب ہوگا اگر تو سانس لے۔ صبح وار: صبح کی طرح۔ تاریکی: اندھیرا۔ گیری: تو پکڑے۔ کنار: کنارہ، علیحدگی۔ ترجمہ: سانس سچائی سے اگر تو لے صبح کی طرح جہالت کے اندھیرے سے، تو کنارہ پکڑے گا (علیحدہ ہو جائے گا)۔ (5) مزن دم: تو سانس نہ لے۔ زینہار: ہرگز۔ دارد: رکھتا ہے۔ یمین: دایاں۔ یسار: بایاں۔ ترجمہ: تو سانس نہ لے سوائے سچائی کے ہرگز، کیونکہ رکھتا ہے فضیلت دایاں بائیں پر۔ (6) گلبن: گلاب کا پودا، پھول کا پودا (گاف اور با کے ضمہ کے ساتھ)۔ خار: کانٹا۔ ترجمہ: سچائی سے بہتر جہان میں (کوئی) کام نہیں ہے، کیونکہ سچائی کے پودے میں کانٹا نہیں ہے۔ (1) ترجمہ: جھوٹ کی برائی میں۔ (2) ناراستی: جھوٹ۔ گشت: ہوا۔ روزِ محشر: قیامت کا دن۔ رستگار: نجات پانے والا۔ ترجمہ: جس کسی کا جھوٹ ہوا کام، کب قیامت کے دن وہ ہوگا نجات پانے والا۔

کسے(3) را کہ گردد زبانِ دُرُوغ	چَراغِ دِلَش را نباشد فروغ
دُرُوغ(4) آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بے وَقار
زِ(5) کَذَّاب گِیرد خرد مند عار	کہ اُو را نیارد کسے در شمار
دُرُوغ(6) اے برادر مگو زینہار	کہ کاذِب بود خوار و بے اِعتبار
زِ(7) ناراستی نیست کارے بَتَر	کزو گم شود نامِ نیک اے پِسَر

در صَنعَتِ حَق تعالیٰ(1)

نگہ(2) کُن بدیں گُنبدِ زرنگار	کہ سَقفَش بود بے ستوں اُستوَار
سَرا(3) پَردَۂ چرخِ گردِندہ بیں	درو شمعہائے فروزندہ بیں
یکے(4) پاسبان و یکے پادشاہ	یکے داد خواہ و یکے باج خواہ
یکے(5) شاد مان و یکے دردمند	یکے کامران و یکے مُستمند

(3) زبان دروغ: جھوٹ کی عادی زبان۔ فروغ: روشنی۔ ترجمہ: جس شخص کی ہو جھوٹ کی عادی زبان، اس کے دل کے چراغ کو نہیں ہوتی روشنی۔ (4) بےوقار: بےعزت (واؤ کے فتحہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: جھوٹ آدمی کو کرتا ہے شرمندہ، جھوٹ آدمی کو کرتا ہے بے عزت۔ (5) کذاب: جھوٹا (کاف مفتوح اور دال مشدد مفتوح کے ساتھ)۔ خردمند: عقلمند۔ عار: شرم۔ نیارد: نہیں لاتا۔ شمار: گنتی۔ ترجمہ: جھوٹے سے پکڑتا ہے عقلمند شرمندگی، کیونکہ اس (جھوٹے) کو نہیں لاتا کوئی شخص گنتی میں۔ (6) کاذب: جھوٹا (ذال کے کسرہ کے ساتھ)۔ خوار: ذلیل۔ ترجمہ: جھوٹ اے بھائی نہ بول ہرگز، کیونکہ جھوٹا ہوتا ہے ذلیل اور بے اعتبار۔ (7) بَتَر: بہت برا، اصل میں بدتر تھا۔ فائدہ: دو حرف قریب المخرج اگر جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کر آپس میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے بدتر سے بتّر شد کے ساتھ اور کبھی پہلے حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے بَتَر بغیر شد کے اسی طرح زودتر سے زوتر، آب وند سے آوند، فرودتر سے فروتر وغیرہ۔ گم شود: گم ہوتا ہے، مراد ہے مٹ جاتا ہے، زائل ہو جاتا ہے۔ ترجمہ: جھوٹ سے نہیں ہے کوئی کام زیادہ برا، کیونکہ اس سے گم ہو جاتا ہے (مٹ جاتا ہے) نیک نام اے لڑکے۔ (1) صنعت: فعل، کاریگری، پیشہ، ہنر۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی کاری گری میں۔ (2) گنبدِ زرنگار: یعنی آسمان، گنبد کا مطلب ہے برج، گول چھت اور زرنگار کا مطلب ہے سنہری نقش والا۔ سقف: چھت۔ استوار: مضبوط، محکم، قائم (الف اور تا کے ضمہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: نظر کر اس سنہری گنبد (آسمان) پر، کہ اسکی چھت بغیر ستون کے قائم ہے۔ (3) سرا پردہ: خیمہ، خیمے کا پردہ (سین کے فتحہ کے ساتھ)۔ چرخ: آسمان (چ کے فتحہ کے ساتھ)۔ گردندہ: گھومنے والا، گردش کرنے والا، اسم فاعل از گردیدن۔ بیں: تو دیکھ، واحد حاضر امر از دیدن۔ شمعہائے فروزندہ: روشن کرنے والی شمعیں۔ ترجمہ: گھومنے والے آسمان کے خیمے کو دیکھ اس میں روشنی کرنے والی شمعوں کو دیکھ۔ فائدہ: فلاسفہ کے نزدیک زمین ساکن اور آسمان گردش میں ہے، سائنس دان زمین اور دیگر سیاروں کو سورج کے گرد محو گردش مانتے ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ زمین و آسمان ساکن ہیں، شمس و قمر اور دیگر ستارے اپنے مدار میں تیرتے ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے رسالہ مبارکہ" آیات فرقان در حرکت زمین و آسمان" اور "فوز مبین" میں تفصیل ملاحظہ ہو (حاشیہ کریما از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) (4) پاسبان: چوکیدار، محافظ۔ پادشاہ: یعنی بادشاہ، پادشاہ بائے فارسی یعنی پ کے ساتھ صحیح ہے، اس علاقے میں باء عربی کے ساتھ بادشاہ مشہور ہے کیونکہ یہاں کلمہ کے شروع میں پ کا آنا قبیح ہے، پادشاہ پاد و شاہ سے مرکب ہے پاد کا معنیٰ تخت ہے یہ اصل میں پات تھا، تا کو دال کے ساتھ بدل دیا تو پاد ہو گیا اور شاہ کا معنیٰ ہے خداوند یعنی مالک و صاحب۔ داد خواہ: انصاف چاہنے والا۔ باج خواہ: محصول چاہنے والا۔ ترجمہ: کوئی چوکیدار ہے اور کوئی بادشاہ، کوئی انصاف چاہنے والا ہے اور کوئی محصول طلب کرنے والا ہے۔ (دونوں مصرعوں میں لفظ است محذوف ہے) بعض نسخوں میں پادشاہ کی بجائے تاج خواہ ہے۔ (5) شاد مان: خوش۔ کامران: کامیاب۔ مستمند: غمگین، حاجت مند، میم کے ضمہ کے ساتھ یہ مست بمعنیٰ غم و اندوہ اور مند بمعنیٰ صاحب سے مرکب ہے، معنیٰ ہوگا غمگین، اندوہگین اور مجازاً اس کا معنیٰ حاجت مند ہوگا یا پھر مست کا معنیٰ ہے حاجت تو پھر معنیٰ ہوگا حاجت مند۔ ترجمہ: کوئی خوش ہے اور کوئی دردمند، کوئی کامیاب ہے اور کوئی غمگین۔

یکے[6] باج دار و یکے تاج دار	یکے سرفراز و یکے خاکسار
یکے[7] بر حَصِیر و یکے بر سریر	یکے در پَلاس و یکے در حریر
یکے[8] بے نواؤ یکے مالدار	یکے نامراد و یکے کامگار
یکے[9] در غِناؤ یکے در عَنا	یکے را بقاؤ یکے را فنا
یکے[10] تندرست و یکے ناتواں	یکے سال خورد و یکے نوجواں
یکے[11] در صَواب و یکے در خطا	یکے در دعا ؤ یکے در دغا
یکے[12] نیک کِردار و نیک اِعتقاد	یکے غَرق در بحرِ فِسق و فساد
یکے[13] نیک خُلُق و یکے تُند خو	یکے برد بار و یکے جنگ جُو
یکے[14] در تَنَعُّم یکے در عذاب	یکے در مُشقَّت یکے در کامیاب
یکے[15] در جہانِ جلالت اَمیر	یکے در کمندِ حوادث اَسیر
یکے[16] در گُلستانِ راحت مُقیم	یکے باغم و رنج و محنت ندیم
یکے[17] را بروں رفت ز اندازہ مال	یکے در غم نان و خَرج عِیَال
یکے[18] چوں گُل از خُرَّمی خندہ زَن	یکے را دل آزردہ خاطِرِ حزِن

(6) تاجدار : بادشاہ۔ باج دار: محصول دینے والا۔ سرفراز: سربلند۔ خاکسار: حقیر، پست، خاکسار خاک بمعنیٰ مٹی اور سیار بمعنیٰ مانند سے مرکب ہے یعنی مٹی کی مانند۔ترجمہ: کوئی بادشاہ ہے اور کوئی محصول دینے والا،کوئی سربلند ہے اور کوئی پست۔(7) حصیر: چٹائی، بوریا(حا کے فتحہ اور صاد کے کسرہ کے ساتھ بر وزن فقیر)۔ سریر: تخت۔ پلاس: ٹاٹ (پ کے فتحہ کے ساتھ)۔ حریر: ریشم۔ترجمہ: کوئی چٹائی پر ہے اور کوئی تخت پر، کوئی ٹاٹ میں ہے اور کوئی ریشم میں۔(8) بے نوا: بے سامان، بے توشہ، بے خوراک۔ مالدار: دولت مند، مال رکھنے والا۔ نامراد: بے مراد، قاعدے کے مطابق بے مراد ہے، خلاف قاعدہ نامراد کثیر الاستعمال ہے اور اس کی مثالیں بہت ہیں، لہذا خلاف قاعدہ جائز ہے۔ کامگار: کامیاب۔ترجمہ: کوئی بے سامان ہے اور کوئی مالدار، کوئی بے مراد ہے اور کوئی کامیاب۔(9) غنا: دولت مندی، بے نیازی (غین کے کسرہ کے ساتھ)۔ عنا: مشقت، رنج (عین کے فتحہ کے ساتھ)۔ بقا: زندگی۔ فنا: موت۔ترجمہ: کوئی دولت مندی میں ہے اور کوئی مشقت میں، کسی کے لئے زندگی ہے اور کسی کے لئے موت۔ (10) تندرست: صحت مند، صحیح البدن۔ ناتواں: کمزور۔ سال خور: بوڑھا۔ترجمہ: کوئی صحت مند ہے اور کوئی کمزور، کوئی بوڑھا ہے اور کوئی نوجوان۔(11) صواب : درستی، درست (صاد کے فتحہ کے ساتھ)۔ خطا: غلطی۔ دغا: دھوکہ۔ترجمہ: کوئی درستی میں ہے اور کوئی غلطی میں، کوئی دعا میں ہے اور کوئی دھوکہ میں۔(12) نیک کردار: اچھے کام والا۔ نیک اعتقاد: اچھے عقیدے والا۔ غرق: ڈوبا ہوا۔ بحر: دریا۔ فسق: بدکاری۔ فساد: خرابی۔ترجمہ: کوئی اچھے کام کرنے والا ہے اور اچھے عقیدے والا، کوئی بدکاری اور خرابی کے دریا میں ڈوبا ہوا ہے۔ (13) نیک خلق: اچھی عادت والا، اچھی طبیعت والا (خلق خا کے ضمہ اور لام کے سکون کے ساتھ اور خا اور لام دونوں کے ضمہ کے ساتھ)۔ تندخو: بدمزاج۔ برد بار: حوصلے والا، متحمل، برداشت کرنے والا۔ جنگ جو: لڑاکا۔ترجمہ: کوئی اچھی عادت والا ہے اور کوئی بدمزاج، کوئی حوصلے والا ہے اور کوئی لڑاکا۔(14) تنعم : خوشحالی۔ عذاب: تکلیف۔ مشقت: محنت، تکلیف۔ ترجمہ: کوئی خوشحالی میں ہے اور کوئی تکلیف میں، کوئی مشقت میں ہے کوئی کامیاب۔(15) جلالت: بزرگی۔ امیر: سردار۔ کمند: پھندا۔ حوادث: مصیبتوں، آفات (حادثہ کی جمع ہے) اسیر : قیدی۔ترجمہ: کوئی بزرگی کے جہاں میں سردار ہے کوئی مصیبتوں کے جال میں قیدی ہے۔(16) گلستان: باغ، گاف کے ضمہ، لام کے کسرہ اور سین کے سکون کے ساتھ، اور کبھی گاف کے ضمہ لام کے سکون اور سین کے کسرہ کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ راحت: آرام۔ مقیم: ٹھہرنے والا، رہنے والا۔ ندیم : ساتھی۔ترجمہ: کوئی آرام کے باغ میں ٹھہرنے والا ہے کوئی غم اور تکلیف اور محنت کا ساتھی ہے۔(17) نان : روٹی۔ خرج: خرچ۔ عیال: بیوی بچے وغیرہ، بال بچے (عین کے کسرہ کے ساتھ) ترجمہ: کسی کا باہر گیا اندازے سے مال، کوئی روٹی اور بال بچوں کے خرچ کی فکر میں ہے۔(18) گل : پھول۔ خرمی: خوشی۔ خندہ زن: ہنسنے والا۔ آزردہ: رنجیدہ۔ خاطر: خیال، دل، نفس۔ حزن: غمگین، حا کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ غمگین اور حا کے ضمہ اور زا کے سکون کے ساتھ اور حا اور زا دونوں کے فتحہ کے ساتھ غم۔ترجمہ: کوئی پھول کی طرح خوشی سے ہنسنے والا، کسی کا دل رنجیدہ (اور) جان غمگین ہے۔

یکے[19] بَستہ از بہر طَاعت کمر — یکے در گُنہ بردہ عُمرے بسر
یکے[20] را شب و روز مُصْحَف بدست — یکے خُفتہ در کُنجِ میخانہ مست
یکے[21] بر درِ شرع مِسمار وار — یکے در رہِ کفر زُنّار دار
یکے[22] مُقبل و عالِم و ہوشیار — یکے مدبر و جاہِل و شَرمسار
یکے[23] غازی و چابُک و پہلوان — یکے بزدل و سست و ترسندہ جان
یکے[24] کاتِب اہلِ دیانت ضَمِیر — یکے دُزد باطن کہ نامَش دبیر

در منع امید از مخلوقات[1]

ازیں[2] پس مکن تکیہ بر روز گار — کہ ناگہ جانت بر آرد دِمار
مکن[3] تکیہ بر لشکرِ بے عدد — کہ شاید ز نُصرت نیابی مدد
مکن[4] تکیہ بر مُلک و جَاہ و حَشَم — کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم
مکن[5] بَد کہ بَد بِینی از یارِ نیک — نمی روید از تُخمِ بَد بارِ نیک
بسا[6] پاد شاہانِ سُلطان نِشاں — بسا پہلوانانِ کشور ستاں
بسا[7] تُند گردانِ لشکر شکن — بسا شیرمردانِ شمشیر زَن

(19) بستہ: باندھے ہوئے۔ کمر بستہ: کمر باندھے ہوئے یعنی تیار۔ سر بردہ: ختم کئے ہوئے، تمام کئے ہوئے۔ ترجمہ: کوئی عبادت کے لئے کمر باندھے ہوئے ہے (تیار ہے)، کوئی گناہ میں عمر ختم کئے ہوئے ہے۔ (20) مصحف: قرآن مجید (میم کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) وہ چیز جس میں صحیفے اور رسائل جمع کئے جائیں اسی اعتبار سے قرآن مجید کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔ خفتہ: سویا ہوا۔ کنج: گوشہ۔ میخانہ: شراب خانہ۔ مست: مدہوش۔ ترجمہ: کسی کے رات اور دن قرآن مجید ہاتھ ہیں ہے، کوئی سویا ہوا ہے شراب خانے کے گوشے میں مدہوش۔ (21) مسمار وار: کیل کی مانند، کیل کی طرح، مسمار بمعنیٰ کیل اور وار حرف تشبیہ ہے۔ زنّار: جینوایک دھاگہ جسے کفار باندھتے ہیں ہندوستان میں اکثر ہندوا سے گلے اور بغل کے درمیان ڈالتے ہیں۔ ترجمہ: کوئی شریعت کے دروازے پر میخ کی طرح ہے کوئی کفر کے راستے میں زنار رکھنے والا ہے۔ (22) مقبل: صاحب اقبال، نیک بخت۔ ہوشیار: عقلمند، چالاک۔ مدبر: بدبخت۔ ترجمہ: کوئی نیک بخت اور عالم اور عقلمند ہے، کوئی بدبخت اور جاہل اور شرمسار ہے۔ (23) غازی: مجاہد۔ چابک: چست و چالاک (با کے ضمہ کے ساتھ)۔ بزدل: ڈرپوک۔ ترسندہ جاں: جان کا خوف کھانے والا، ڈرپوک۔ ترجمہ: کوئی مجاہد اور چالاک اور پہلوان ہے، کوئی بزدل اور سست اور ڈرپوک ہے۔ (24) کاتب: لکھنے والا، منشی۔ ضمیر: دل۔ دزد: چور۔ باطن: پوشیدہ، دل۔ دبیر: منشی۔ ترجمہ: کوئی کاتب دیانتدار دل والا ہے، کوئی دل کا چور کہ اس کا نام منشی ہے۔ (1) ترجمہ: مخلوقات سے امید کی ممانعت میں۔ (2) ازیں پس: اس کے بعد۔ تکیہ: بھروسہ۔ روزگار: زمانہ۔ ناگہ: اچانک۔ دمار: ہلاکت عربی میں دال کے فتحہ کے ساتھ ہے، فارسی میں دال کے کسرہ کے ساتھ مشہور ہے۔ ترجمہ: اس کے بعد تو نہ کر بھروسہ زمانے پر، کیونکہ اچانک تیری جان نکالے گا ہلاکت سے۔ (3) بے عدد: بے شمار، ان گنت۔ نصرت: تائید الٰہی۔ ترجمہ: نہ کر بھروسہ بے شمار لشکر پر، کیونکہ ہوسکتا ہے تائید الٰہی سے تو نہ پائے مدد۔ (4) جاہ: مرتبہ۔ حشم: خدام (حا اور شین کے فتحہ کے ساتھ)۔ ترجمہ: نہ کر بھروسہ ملک اور مرتبے اور خدام پر، کیونکہ (یہ سب) تجھ سے پہلے ہوا ہے اور تیرے بعد بھی (ہوگا)۔ (5) نمی روید: نہیں اگتا ہے۔ تخم: بیج۔ بار: پھل۔ ترجمہ: نہ کر برا کہ برا تو دیکھے گا، نیک دوست سے نہیں اگتا ہے برے بیج سے اچھا پھل۔ (6) بسا: بہت سے۔ سلطان نشان: غلبے کی علامت والے، یہ پادشاہان کی صفت ہے۔ کشور ستاں: ملک چھیننے والے، یہ پہلوانان کی صفت ہے۔ ترجمہ: بہت سے بادشاہ غلبے کی علامت والے، بہت سے پہلوان ملک چھننے والے۔ (7) تند: سخت، تیز۔ گردان: پہلوان، بہادر (گاف کے ضمہ وفتحہ کے ساتھ)۔ لشکر شکن: لشکر کو شکست دینے والے۔ شیر مرداں: شیر مرد کی جمع، بہادر آدمی۔ ترجمہ: بہت سے سخت پہلوان لشکر کو شکست دینے والے، بہت سے بہادر آدمی تلوار چلانے والے۔

بسا[8] ماہرویانِ شمشاد قَد
بسا نازنینانِ خورشید خد

بسا[9] ماہرویان نوساختہ
بسا نو عروسانِ آراستہ

بسا[10] نامدار و بسا کامگار
بسا سَروقد و بسا گُلعِذار

کہ[11] کردند پیراہنِ عُمر چاک
کشیدند سر در گریبانِ خاک

چناں[12] خِرمنِ عمرِ شاں شد بباد
کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد

مَنِہ[13] دل بریں منزل جانستاں
کہ دروے نہ بینی دلے شاد ماں

مَنِہ[14] دل بریں کاخِ خرّم ہوا
کہ می بارد از آسمانش بلا

ثَباتے[15] ندارد جہاں اے پسَر
بغفلت مبر عمر دروے بسر

مکن[16] تکیہ بر ملک و فرماندہی
کہ ناگہ چوں فرماں رسد جاندہی

منہ[17] دل بریں دَیر ناپائیدار
زسعدی ہمیں یک سخن یاد دار

تمت بالخیر

(8) ماہرویان: چاند جیسے چہرے والے، خوبصورت لوگ ماہر کی جمع ہے۔ شمشاد قد: شمشاد جیسے قد والے، شمشاد شین کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ ایک درخت کا نام ہے جو بلند، مضبوط سیدھا اور خوبصورت ہوتا ہے، اسے سرو کی ایک قسم شمار کرتے ہیں، محبوب کے قد کو اس کے ساتھ تشبیہ دی تے ہیں۔ نازنیناں: ناز وادا والے لوگ (نازنین کی جمع ہے) خورشید خد: سورج جیسے رخسار والے، خد بمعنیٰ رخسار، گال خا کے فتحہ اور دال کی شد کے ساتھ اور کبھی فارسی میں دال کے سکون کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ ترجمہ: بہت سے خوبصورت شمشاد جیسے قد والے، بہت سے نازنین سورج جیسے رخسار والے۔ (9) نوساختہ: نوجوان، نوخیز، نئی اٹھان والے۔ عروسان: دلہنیں، عروس (بفتح اول) کی جمع ہے، عروس دلہا او دلہن دونوں کو کہتے ہیں مگر اکثر اسکا استعمال دلہن کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ راستہ: سنواری ہوئیں، واحد اسم مفعول از آراستن۔ ترجمہ: بہت سے چاند جیسے چہرے والے نوجوان، بہت سی نئی دلہنیں سنواری ہوئیں۔ (10) نامدار: نامور، مشہور۔ کامگار: کامیاب۔ سروقد: سروقد والے (سر و سین کے فتحہ اور را کے سکون کے ساتھ)۔ گلعذار: پھول جیسے رخسار والے۔ ترجمہ: بہت سے نامور اور بہت سے کامیاب، بہت سے سرو جیسے قد والے اور بہت سے پھول جیسے رخسار والے۔ (11) پیراہن: لباس، قمیص۔ چاک کردن: پھاڑنا۔ کشیدند: کھینچا۔ ترجمہ: کہ انہوں نے عمر کا لباس چاک کیا، سر کھینچ لیا مٹی کے گریبان میں (فوت ہوگئے اور قبر میں مدفون ہوئے)۔ (12) خرمن: کھلیان۔ ترجمہ: اسطرح انکی عمر کا کھلیان ہوا برباد، کہ کبھی کسی نے ان کا کوئی نشان نہ دیا۔ (13) جانستاں: جان لینے والی۔ شادمان: خوش۔ ترجمہ: نہ رکھ دل اس جان لینے والی منزل پر، کیونکہ اس میں تو نہیں دیکھے گا کوئی دل خوش۔ (14) کاخ: محل۔ خرم ہوا: اچھی ہوا والا۔ می بارد: برستی ہے۔ ترجمہ: تو نہ رکھ دل اس اچھی ہوا والے محل پر، کیونکہ برستی ہے اس کے آسمان سے مصیبت۔ (15) ثباتے: کوئی پائیداری۔ ترجمہ: کوئی پائیداری نہیں رکھتا جہاں اے لڑکے، بے خبری میں عمر اسمیں نہ گزار۔ (16) فرماندہی: حکومت۔ ترجمہ: نہ کر بھروسہ ملک اور حکومت پر، کیونکہ اچانک جب حکم پہنچے گا تو جان دے گا۔ (17) دَیر: بت خانہ، کفار کا عبادت خانہ مراد ہے دنیا (دال کے فتحہ کے ساتھ) ترجمہ: نہ رکھ دل اس ہمیشہ نہ رہنے والے بت خانہ (فانی دنیا) پر، سعدی (علیہ الرحمہ) سے یہی ایک بات یاد رکھ۔ تمت بالخیر

بحمدہٖ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نگاہِ رحمت سے یہ حاشیہ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۱۸ جولائی ۲۰۰۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم جہانیاں میں مکمل ہوا اللہ رب العزت اسے طلباء کرام کے لئے نافع بنائے۔ بندہ، اس کے والدین کریمین و اساتذہ کرام کے لئے باعث اجر و ثواب بنائے۔ والحمد للہ رب العٰلمین وافضل الصلوۃ واکمل السلام علیٰ سید المرسلین واٰلہ وصحبہ اجمعین۔

ابوالحماد محمد محب النبی رضوی چک نمبر 110.10R جہانیاں ضلع خانیوال۔

جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم جہانیاں (خانیوال)